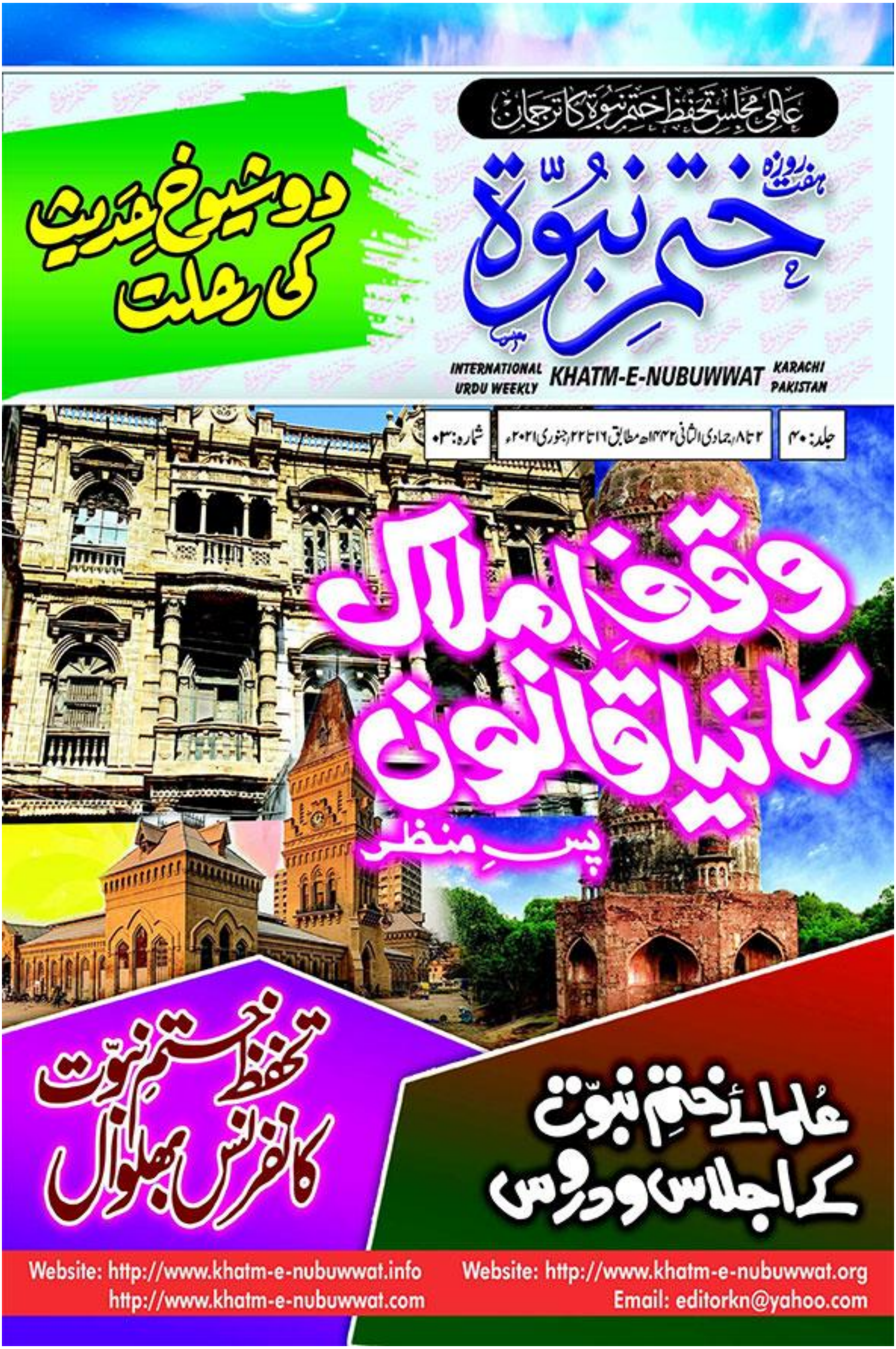
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
دو شیوخِ حدیث کی رحلت
جلد: ۴۰
۲ تا ۸ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جنوری ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۰۳
وقف املاک کا نیا قانون
پسِ منظر
تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھلوال
علمائے ختمِ نبوت کے اجلاس و دروس
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

میت کو غسل دینے والے پر غسل لازم نہیں

س:......اگر کوئی شخص کسی میت کو غسل دے تو غسل دینے کی وجہ سے اس پر خود بھی غسل کرنا واجب یا فرض ہو جاتا ہے؟

ج:......میت کو غسل دینے سے کسی پر خود غسل کرنا نہ فرض ہے نہ واجب۔ ہاں اگر کوئی غسل کر لیتا ہے تو بہتر ہے، لیکن لازم و ضروری نہیں۔

ترکہ کی تقسیم

س:......میری بہن کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور اس کے دو سال بعد اس کی اہلیہ یعنی میری بہن کا بھی انتقال ہو گیا۔ بہن کے پاس بوقت انتقال پانچ لاکھ کا سونا تھا۔ اس کے ورثا میں ہم دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ اب مرحومہ کا ترکہ کس تناسب سے تقسیم ہوگا؟

ج:......بصورت مسؤلہ اگر مرحومہ کا مذکورہ ورثا کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں ہے، جیسا کہ سوال میں درج ہے اور مذکورہ ترکہ بھی اس کی ملکیت ہے تو اس صورت میں مرحومہ کا مذکورہ ترکہ کل نو حصوں پر تقسیم ہوگا، جن میں سے دو، دو حصے ہر ایک بھائی اور ایک ایک حصہ ہر ایک بہن کو ملے گا۔ مذکورہ ترکہ کی کل مالیت اگر پانچ لاکھ روپے ہے، جیسا کہ سوال میں تحریر ہے تو اس میں سے ہر ایک بھائی کو ایک لاکھ گیارہ ہزار، ایک سو گیارہ روپے، جبکہ ہر ایک بہن کو پچپن ہزار پانچ سو پچپن روپے ملیں گے۔

گواہوں کی موجودگی تین مرتبہ الفاظِ طلاق کہنا

س:......میری بہن اور اس کے شوہر کے درمیان کسی لڑائی کی وجہ سے شوہر کے منہ سے تین الفاظ طلاق کے نکلے ہیں، الفاظِ طلاق: ''میں طلاق دیتا ہوں'' (تین مرتبہ کہا) اور انہوں نے تین گواہ کے سامنے یہ الفاظ بولے ہیں۔ اب کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ طلاق نہیں ہوئی ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ طلاق ہو چکی ہے۔ براہِ کرم طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اس بارہ میں آگاہ فرما دیجئے۔

ج:......بصورت مسؤلہ اگر سوال میں درج تفصیل درست اور صداقت پر مبنی ہے تو اس صورت میں سائل کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں اور بیوی شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہو چکی ہے۔ اب ان کا ایک ساتھ رہنا ناجائز اور حرام ہے۔ عدت گزرنے کے بعد عورت آزاد ہے، جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

''فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ۔'' (البقرۃ:۲۳۰)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''اذا قال لامرأته: انت طالق، وطالق، وطلاق ولم يعلقه بالشرط، إن كانت مدخوله: طلقت ثلاثاً۔'' (فتاویٰ ہندیہ، ج:۱،ص:۳۵۵، کتاب الطلاق)

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۰ ۲ تا ۸ر جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ر جنوری ۲۰۲۱ء شمارہ:۳

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

دو شیوخ حدیث کی رحلت	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۴)	۶	حافظ محمود راجا، سجاول
وقف املاک کا نیا قانون اور اس کا پس منظر	۹	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
علمائے ختم نبوت کے اجلاس و دروس	۱۱	رپورٹ: مولانا محمد رضوان
دعوتی و تبلیغی اسفار	۱۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، بھلوال	۱۹	رپورٹ: حافظ عبداللہ منصور
"نیند" ایک عظیم نعمتِ خداوندی	۲۱	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
کوئٹہ کا روحانی سفر (۳)	۲۴	حافظ محمد احمد احسان سبطین

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

دو شیوخِ حدیث کی رحلت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

۶؍دسمبر ۲۰۲۰ء کو جامعہ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ انتقال فرماگئے۔ آپ لکی مروت کے قریب ایک قصبہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ پھر جامعہ قاسم العلوم ملتان میں تشریف لائے۔ آپ نے منتہی کتب اور دورۂ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم سے کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خان اور جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں بھی پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ قاسم العلوم اپنی مادر علمی میں پڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے آپ نامور شاگرد تھے۔ آپ اپنے شاگرد پر اعتماد اور ناز بھی فرماتے تھے۔ قاسم العلوم میں مولانا محمد اکبر خان اپنے گرامی قدر استاذ کی زیر نگرانی پڑھانے لگے۔ تمام درس نظامی کی کتب بارہا آپ نے پڑھائیں۔ آپ کا درس طلبا میں اتنا مشہور ہوا کہ ایک زمانہ آپ کی تدریس سے گونج اٹھا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی رحلت کے بعد جامعہ قاسم العلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث، عالم ربانی حضرت مولانا فیض احمد صاحبؒ مقرر ہوئے۔ ان کے بعد حضرت مولانا محمد اکبر خانؒ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ نے کئی دہائیوں تک اپنے استاذ ومربی حضرت مفتی محمودؒ کی مسند حدیث کو ایسے چمکائے رکھا کہ اس کے علم وفضل کی بہاروں میں موسم بہار کا سماں نظر آتا تھا۔ بلاشبہ سینکڑوں علماء کرام کے آپ استاذ تھے۔ اب وہ تمام آپ کے شاگردان رشید ملک کے مختلف حصوں میں دین کی تبلیغ وتعلیم اور ترویج واشاعت میں بلندیوں کی چوٹیوں پر سرفراز نظر آتے ہیں۔

آپ کو حق تعالیٰ نے مقبولیت وہردل عزیزی سے نوازا تھا۔ آپ کی عالمانہ شان سے علم کا وقار قائم تھا۔ آپ بہت بلند پایہ محقق عالم دین، علوم نقلیہ وعقلیہ کے ماہر فن مدرس تھے۔ آپ جتنے بڑے عالم دین تھے، اس سے کہیں زیادہ سادہ مزاج اور فرشتہ خصلت تھے۔ آپ کی چال ڈھال سے لوگ مسنون اعمال کا عملی نمونہ حاصل کرتے۔ سلف صالحین کی روایات کو آگے بڑھانے میں آپ نے بلاشبہ ایسا روشن کردار ادا کیا کہ مدتوں اس کے تذکرے رہیں گے۔ آپ معاملات کے اتنے کھرے انسان تھے کہ اپنے پرائے سب ہی آپ کی خوبیوں کے مداح ومعترف تھے۔ آپ نے اپنے استاذ محترم کے حکم پر نصف صدی سے زائد جامعہ قاسم العلوم کے در ودیوار کے پشتیبان کا کردار ادا کیا۔ آپ نے محبت ووفا کی ایسی مثال قائم کی کہ اپنے استاذ گرامی قبلہ مفکر اسلام کے حکم پر ایسے تشریف لائے کہ بقیہ زندگی دنیا ومافیہا کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ حتی کہ آپ کا جنازہ بھی یہاں سے اٹھا۔ پہلی نماز جنازہ مہتمم جامعہ قاسم العلوم مولانا اسعد محمود نے پڑھائی۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں آپ کی نماز جنازہ کی امامت قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ آخری جنازہ آپ کے گاؤں میں لکی مروت کے قریب ہوا اور یوں آپ کو منوں مٹی کے نیچے رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔

آپ جمعیت علماء اسلام کے اول وآخر دعا گو اور بہی خواہ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کے ساتھی، اصاغر کے لئے دعا گو تھے۔ آپ کیا گئے کہ تاریخ کا سنہری باب اپنے اختتام کو پہنچا۔ حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں، ان کی تربت کو بقعہ نور اور نزول رحمتوں کا مہبط فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم۔

۷ر دسمبر ۲۰۲۰ء کو شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خانؒ وصال فرماگئے۔ آپ ۱۹۵۳ء میں صوابی کے علاقہ جہانگیرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کاکاخیل مولانا عبدالحنان فاضل دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ میٹرک کی تعلیم بھی اسی علاقہ میں حاصل کی۔ حضرت مولانا لطف اللہ صاحب سے پڑھتے رہے۔ آپ ۱۹۷۳ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں تشریف لائے۔ ۱۹۷۸ء میں یہاں سے دورۂ حدیث کیا۔ آپ انتہائی ذہین اور بہادر عالم ربانی تھے۔ حضرت مولانا سیّد محمد انورشاہ کشمیریؒ، مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ سے آپ کو عشق کی حد تک محبت تھی۔ آپ نے کراچی میں جامعہ احسن العلوم کی بنیاد رکھی۔ عظیم الشان مسجد و جامعہ کا شمار ملک کے اہم اداروں میں ہوتا ہے۔

کتب جمع کرنے میں آپ کو قدرت نے خاص ذوق عنایت فرمایا تھا۔ مطالعہ، حافظہ، ذخیرہ کتب نے آپ کو بام عروج پر پہنچا دیا تھا۔ کئی نایاب کتابوں کو شائع بھی کیا۔ آپ نے مدارس کی سالانہ چھٹیوں میں دورۂ تفسیر القرآن کا اہتمام کیا۔ جس میں والہانہ طور پر طلبا ملک بھر سے اس کلاس میں شریک ہوتے۔ آپ کے جمعہ کے بیان کو بھی خاصی شہرت حاصل تھی۔ آپ تمام دینی تحریکوں میں حصہ لیتے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی غیرمعمولی طور پر آپ حصہ ڈالتے۔ فقیر راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے دورۂ تفسیر کے طلبا کو ردِ قادیانیت پر تیاری کے لئے ان کے ہاں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے بڑی بے باک طبیعت پائی تھی۔ نقد قائم کرنے میں شدت بھی در آتی لیکن دل کے صاف تھے۔ دوسرے کا موقف صحیح سمجھ آجاتا تو رائے بدلنے میں دیر نہ کرتے تھے۔ ان کی محبت و بغض محض حق تعالیٰ کے لئے تھے۔ قدرت نے آپ کو خوب عزت ووقار سے سرفراز فرمایا تھا۔ سفید اجلا لباس ان کی پہچان تھی اور لباس سے کہیں زیادہ اجلی سیرت کے حامل تھے۔ عاش سعیداً و مات سعیداً۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

خلد کا منظر نثار ہے

مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن ساجدؔ الاعظمی، استاذ مدرسہ عربیہ مرادآباد

ذروں پہ جس کے چرخ کا اختر نثار ہے ـــ اس آستاں پہ خلد کا منظر نثار ہے
روئے نبی ﷺ پہ آنکھ ٹھہرتی بھی کس طرح ـــ نورِ خدا پہ ماہ منور نثار ہے
اس طرح تھے صحابہؓ پیمبر ﷺ کے گرد و پیش ـــ پروانہ جیسے شمع کے اوپر نثار ہے
بوجہل و بولہب کی جفاؤں کا ذکر کیا ـــ طائف کے دشمنوں کا بھی پتھر نثار ہے
محشر میں کیوں غلاموں کو ہو تشنگی کا غم ـــ جب ذاتِ مصطفیٰ پہ ہی کوثر نثار ہے
ساجدؔ ہزار بار بشو دہن از گلاب
تب لے نبی ﷺ کا نام جو اس پر نثار ہے

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:۴

حافظ محمود راجا، سجاول

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ معجزے جیسا کہ قرآن مجید اور ختم نبوت، قیامت تک باقی اور بحفاظت رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کو ان کے ناموں سے پکارا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معزز القابات سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ۹۹ صفاتوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۹۹ صفاتی نام عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب کے معزز لقب سے سربلند کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی قسم اٹھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں اکرم الخلق کا درجہ حاصل ہے۔ قبر میں منکر نکیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہر ایک سے سوال کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے نکاح کو حرام قرار دیا گیا، کیونکہ ازواج مطہرات کو امہات المومنین کا درجہ حاصل ہے۔ ہر ایک نمازی کے لئے واجب قرار دیا گیا کہ وہ اپنی ہر ایک نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز کی التحیات میں ''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ'' پڑھ کر سلام پیش کریں۔ ہر نماز کی آخری التحیات میں درود شریف نہ پڑھنے والے کو گناہ گار قرار دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور روضہ انور کے درمیان والی زمین کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیا گیا۔ اگر کسی بھی صحابی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز پکاریں تو اس نمازی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جانا واجب قرار دیا گیا۔ صور پھونکنے پر سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز قیامت ''لواء الحمد'' ایک خاص جھنڈا عطا کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتی امت گزشتہ جنتی امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا کیا گیا، قیامت کے روز ہر شخص کا نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب و تعلق منقطع نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کسی بھی نبی کے پاس نہیں اترے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بلند آواز سے بولنے والے کے اعمال صالحہ برباد ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی کی سزا قتل ہے، آپ ﷺ کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ معجزات عطا کئے گئے۔ (فہرست زرقانی المواہب جلد۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے دس رحمتیں نازل، دس گناہ معاف اور دس درجات بلند ہونے کی بشارت دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے مصافحہ فرماتے، وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خوشبو پاتا تھا۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا مبارک: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت سے اور وضاحت سے بیان کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تا کہ میں ان کے بیان کو اپنے لئے حجت اور سند بناؤں، (اور ان اوصاف جمیلہ کو ذہن نشین کرنے اور ممکن ہو سکے تو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں)۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت سات سال تھی، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ میں اپنی کمسنی کی وجہ سے تأمل اور کمال تحفظ کا موقع نہیں

ملا تھا) ماموں جان نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے متعلق یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ذات والا صفات کے اعتبار سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا، لیکن لانبے قد والے سے پست تھا۔ سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر مبارک میں خود ہی مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے، ورنہ خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔ جس زمانہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک زیادہ ہوتے تھے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک نہایت چمکدار تھا، پیشانی مبارک کشادہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو خمدار اور باریک اور گنجان تھے، دونوں ابرو جدا جدا تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے، ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو کہ غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا، ابتدا میں دیکھنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی ناک والا سمجھتا (لیکن غور سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے، ورنہ فی نفسہٖ زیادہ بلند نہیں ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی، آنکھ مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی، رخسار مبارک ہموار ہلکے تھے، گوشت لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا، (یعنی تنگ منہ نہ تھا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک باریک آبدار تھے اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا کہ مورتی کی گردن صاف اور تراشی ہوئی ہوتی ہے، اور رنگ میں چاندی جیسی صاف اور خوبصورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اعضاء نہایت معتدل اور پُر گوشت تھے اور بدن مبارک گٹھا ہوا تھا، پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا، لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں مبارک میں قدرے زیادہ فصل تھا، جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں (جو قوت کی دلیل ہوتی ہیں)۔ کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک روشن اور چمکدار نظر آتا تھا، چہ جائیکہ وہ حصہ جو کہ کپڑوں میں محفوظ ہو۔ بندہ کے نزدیک یہ ترجمہ اچھا ہے۔ ناف اور سینے کے درمیان ایک لکیر کی طرح بالوں کی باریک دھاری تھی، اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا، البتہ دونوں بازوؤں اور کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ، نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم گداز پُر گوشت تھے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے قدرے گہرے تھے اور قدم ہموار تھے کہ پانی ان کے صاف ستھرا اور ان کی ملائمت کی وجہ سے ان پر ٹھہرتا نہیں تھا، فوراً ڈھل جاتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے تھے اور آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے۔ قدم مبارک زمین پر آہستہ پڑتا، زور سے نہیں پڑتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز رفتار تھے اور ذرا کشادہ قدم رکھتے، چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن سے پھر کر توجہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر نیچی رہتی تھی، آپ کی نگاہ بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی، (اس میں اشکال ہے کہ ابوداؤد شریف میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف اکثر دیکھا کرتے تھے۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ عادت شریف تو زمین ہی کی طرف نگاہ رکھنے کی تھی، لیکن چونکہ وحی کا بھی انتظار رہتا تھا، اس لئے اس کے انتظار میں گاہ بگاہے آسمان کی طرف بھی ملاحظہ فرماتے تھے، ورنہ عام اوقات میں عادت شریفہ نیچی نظر رکھنے کی تھی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ عمومی طور گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی، یعنی غایت شرم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ چلنے میں صحابہ کرامؓ کو اپنے آگے کر دیتے تھے اور آپ پیچھے رہتے تھے۔ جس سے ملتے، سلام کرنے میں خود ہی ابتدا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح سے لگاتار جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی، بلکہ صاف صاف اور ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا۔ پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بعض مرتبہ کلام کو (حسب ضرورت) تین تین مرتبہ دہراتے تا کہ آپ کے

سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا سے زیادہ متواضع تھے۔ صوفیا کہتے ہیں کہ حقیقت میں تواضع تجلی شہود کے دوام کے بغیر حاصل نہیں ہوتی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع کے واقعات ایک دو نہیں، ہزاروں سے زائد ہیں، اس لئے ان کا احاطہ تو کیسے ممکن ہوسکتا ہے، تاہم نمونہ کے طور پر مصنف نے کچھ ذکر فرمائے ہیں: ایک مرتبہ کسی سفر میں چند صحابہ کرامؓ نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کا کام تقسیم فرمالیا، ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا، دوسرے نے کھال نکالنا، کسی نے پکانا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لئے لکڑی اکٹھے کرنا میرے ذمے ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یہ کام ہم خود کرلیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ بخوشی کرلوگے، لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ جل جلالہ بھی اس کو پسند نہیں فرماتے۔ ایسے ہی سینکڑوں واقعات ہیں۔ (شمائل ترمذی، اردو شرح خصائل نبوی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوریؒ)

ما جآء فی خاتم النبوۃ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان: مہر نبوت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی، جیسا کہ فتح الباری نے بواسطہ یعقوب بن حسن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں بعض صحابہ کرام کو شک ہوا تو حضرت اسماءؓ نے مہر نبوت کے نہ ہونے سے وصال پر استدلال کیا، اس میں اختلاف ہے کہ اس مہر نبوت پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ اس پر (محمد رسول اللہ) لکھا ہوا تھا۔ (شمائل ترمذی)

سرور کائنات، فخر انسانیت، سیدالاولین والآخرین، شفیع المذنبین، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کائنات کی تاریخ کا سب سے عظیم اور خوبصورت واقعہ ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ایسے وقت میں ہوئی جب کہ دنیا کفر وضلالت، جہالت وسفاہت کی تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی۔ بطحا کی سنگلاخ پہاڑیوں سے رشد وہدایت کا ماہتاب نمودار ہوا اور مشرق و مغرب، شمال وجنوب غرض دنیا کے ہر گوشہ کو اپنے نور سے منور کیا اور تیئس سال کے قلیل عرصے میں بنی نوع انسانوں کو اس معراجِ ترقی پر پہنچایا کہ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ابتدائی حالات: نسب شریف: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، کنیت ابوالقاسم، والدہ کا نام بی بی آمنہ بنت وہب۔ ولادت بروز سوموار، بارہ ربیع الاول، عام الفیل۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں کا تاریخ کے بارہ میں اختلاف ہے، بعض نے نو ربیع الاول اور بعض نے بارہ ربیع الاول بتلائی ہے (واللہ اعلم)۔ کئی سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ایران کے شاہی محل میں زلزلہ آگیا اور محل کے کنگن ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے۔ کعبہ شریف میں مشرکین مکہ نے جو بت رکھے تھے وہ اوندھے منہ زمین پر گر پڑے۔ یہ اشارہ تھا دنیا کے لئے کہ اب دنیاوی جاہ وحشمت کے جھوٹے محل زمین بوس ہونے والے ہیں، اب وہ وقت آچکا ہے کہ حق کا پرچم بلند ہوگا، سچائی کا سورج طلوع ہوچکا، اب باطل کی ظلمت اور اندھیرے دفن ہونے کو ہیں، اور حق کی روشنی دنیا میں چھا جائے گی۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل بحالت سفر مدینہ منورہ میں انتقال فرماچکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت آپ کے دادا عبدالمطلب نے کی اور حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا، پھر آپ کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو مدینہ آپ کے ننھیال لے گئیں، واپسی میں بمقام ابواء والدہ کا انتقال ہوا، اور آپ کی پرورش ام ایمن کے سپرد ہوئی۔ آٹھ سال کے ہوئے کہ دادا کا بھی انتقال ہوگیا، کفالت کا ذمہ آپ کے چچا ابوطالب نے لیا۔ نو سال کی عمر میں چچا کے ساتھ شام کا سفر فرمایا اور پچیس سال کی عمر میں شام کا دوسرا سفر حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی تجارت کے سلسلے میں فرمایا۔ اس سفر سے واپسی کے دو ماہ بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے عقد ہوا۔ پینتیس سال کی عمر میں قریش کے ساتھ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لیا، حجر اسود کے بارہ میں قریش کے الجھے ہوئے جھگڑے کا حکیمانہ فیصلہ فرمایا، جس پر سب ہی راضی ہوگئے۔

تعلیم وتربیت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے تھے اور ماحول ومعاشرہ سارا بت پرست تھا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ظاہری تعلیم وتربیت کے بغیر نہ صرف ان تمام آلائشوں سے پاک صاف رہے بلکہ جسمانی ترقی کے ساتھ ساتھ عقل وفہم اور فضل وکمال میں بھی ترقی ہوتی گئی، یہاں تک سب نے یکساں و یک زبان ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق وامین کا خطاب دیا۔ (جاری ہے)

وقف املاک کا نیا قانون اور اس کا پس منظر!

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

مولانا عبدالرشید انصاریؒ پاکستان شریعت کونسل کے بانی راہنماؤں میں سے تھے اور سالہا سال تک انہوں نے راقم الحروف کے ساتھ مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے طور پر جماعتی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کے داماد چودھری خالد محمود کامونکی ضلع گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں، ایک عرصہ تک ملک کے عدالتی نظام میں خدمات سرانجام دینے کے بعد سیشن جج کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے ہیں اور قابل قدر دینی وفکری ذوق کے حامل ہیں۔ گزشتہ دنوں پارلیمنٹ میں اسلام آباد کے لئے منظور کیے جانے والے وقف املاک کے قانون کا انہوں نے ناقدانہ جائزہ لیا ہے:

”FATF سینتیس (۳۷) ممالک ارکان پر مشتمل بین الاقوامی تنظیم ہے اور بھارت اس تنظیم کا چونتیس (۳۴) نمبر پر رکن ہے۔ اس تنظیم کے ظاہری تحریری مقاصد میں یہ شامل ہے کہ وہ ممالک جو منی لانڈرنگ یا دہشت گردی کی مالی معاونت کو کنٹرول نہیں کر سکتے انہیں بلیک لسٹ یا گرے لسٹ میں شامل کیا جائے اور عالمی منظر نامہ پر ان کے خلاف منفی تاثر کو پھیلایا جائے کہ وہ امن عالم کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں اور ان ممالک کے خلاف بین الاقوامی اقتصادی پابندیوں سمیت تنظیم کے ارکان ممالک اور بین الاقوامی ادارے مختلف اقدامات کر سکتے ہیں۔ یہ تنظیم اپنے باقاعدہ اجلاسوں میں نظر ثانی کرتے ہوئے ممالک کو ان لسٹوں میں شامل یا خارج کرتی ہے جو ممالک اس تنظیم کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہوں، مگر AML اور CFT کے حوالہ سے ایکشن پلان بنانے یا نافذ کرنے میں سست ہوں ان کو گرے لسٹ میں شامل کیا جاتا ہے، ان ممالک کو بین الاقوامی مالیاتی اداروں یعنی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ کی طرف سے مختلف پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر خصوصی لسٹ میں درج ممالک سے دباؤ کے تحت مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ان بین الاقوامی اداروں کی خواہش اور منشا کے مطابق اپنے ملک میں قانون سازی کریں اور عملی اقدامات اٹھائیں۔

FATF تنظیم بین الاقوامی مجاز اداروں اور خصوصی طور پر مالیاتی اتھارٹیز کو اختیار دیتی ہے کہ فہرست زدہ ممالک کے تجارتی اداروں کے کوائف بشمول رہائشی ودفتری اور تجارتی حجم وطریقہ کار کو سامنے رکھ کر لین دین کریں اور اس کے مطابق ان کی فرمیں مطلوبہ معلومات کے مطابق تجارتی معاہدات میں شامل ہونے کے لئے اقدامات اٹھائیں اور اگر کسی مرحلہ پر کوئی شک پیدا ہو تو وہ مالیاتی اتھارٹیز کو خبردار کر دیں کہ وہ متعلقہ ممالک اور اداروں کے خلاف مؤثر اقدامات اٹھائیں۔ FATF تنظیم پیرس میں ۱۹۸۹ء میں قائم کی گئی اور امریکہ پر نائن الیون کے حملوں کے بعد خصوصی طور پر اس تنظیم کا دائرہ کار دہشت گردی کی مالی معاونت یا امداد تک پھیلا دیا گیا۔

اس ماحول میں وطن عزیز پاکستان کو FATF کی گرے لسٹ میں درج کر کے اس کے خلاف منفی پروپیگنڈے کو ہوا دی جا رہی ہے، جبکہ خصوصی طور پر یہ بات مدنظر رہنی چاہئے کہ اس تنظیم کے ارکان میں بھارت کی موجودگی ہمارے لئے خطرات کو بڑھا دیتی ہے۔ اس تنظیم کا پاکستان کے بارے میں موقف یہ ہے کہ اس کا موجودہ قانون منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی معاونت کو روکنے کے لئے بین الاقوامی معیار کا نہیں ہے اور نہ ہی اقوام متحدہ کے ریزولیشن کے مطابق ہے۔

اس پس منظر میں آئی ٹی سی وقف املاک ایکٹ ۲۰۲۰ء کو گزشتہ دنوں پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا ہے تاکہ پاکستان کو گرے لسٹ سے خارج کرایا جا سکے۔ اس ایکٹ کو منظور کرانے میں قانون ساز ادارے نے نہایت ہی عجلت سے کام لیا ہے اور طے شدہ پارلیمانی طریقہ کار کو روبہ عمل نہیں لایا گیا۔ پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے اراکین نے طریقہ کار منظوری قانون پر تو اعتراض کیا ہے لیکن اس ایکٹ میں کوئی ترمیم یا تبدیلی تجویز نہیں کی جبکہ کئی اہم معزز اراکین اس اجلاس میں حاضر نہیں ہوئے۔

قبل ازیں اوقاف (فیڈرل کنٹرول) ۱۹۷۶ء ایکٹ وطن عزیز پاکستان کے فیڈرل ایریاز پر نافذ تھا جسے موجودہ ایکٹ ۲۰۲۰ء کی رو سے منسوخ کیا گیا ہے۔ موجودہ ایکٹ میں کئی ترامیم کے ذریعے منی لانڈرنگ اور معاونت دہشت گردی کو فوجداری جرائم کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور اس کی دفعہ ۳ کے تحت مجاز اتھارٹی کے زمرہ میں FIA, ANF کے علاوہ NAB اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور FATF کو وقف املاک اسلام آباد کے مالیاتی شعبہ تک رسائی دی گئی ہے۔ اینٹی منی لانڈرنگ ایکٹ ۲۰۲۰ء کی دفعہ ۶ کے تحت FMU (فنانشل مانیٹرنگ یونٹ) کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان املاک کے لین دین کی تمام معلومات کو غیر ملکی AML اور مالیاتی ایجنسیوں سے شیئر کر سکے گا اور تعاون بھی کرے گا۔

وقف کی رجسٹریشن ایک خاص ضابطہ کے تحت لازم کی گئی ہے۔ دفعہ ۸ کے تحت چیف ایڈمنسٹریٹر کو اختیار تفویض کیا گیا ہے کہ وہ وقف کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ نیز تمام تعلیمی، دینی و رفاہی خدمات اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے اجازت پیشگی حاصل کرنا لازم ہوگا۔ دفعہ ۱۶ کے تحت حاصل کردہ وقف جائیداد کے بارے میں اسکیم بنائی جا سکے گی اور وقف املاک کو چیف ایڈمنسٹریٹر کی سفارش پر فروخت بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت وقف کے ذمہ داران، مینیجر، علماء اور خطباء پر لازم ہوگا کہ وہ سیاسی معاملات پر گفتگو نہ کریں۔ یہ امر بھی اہم ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر کے فیصلوں اور فرائض دہی پر کوئی عدالت حکم امتناعی جاری نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اس ایکٹ کی خلاف ورزی پر اڑھائی کروڑ روپے تک جرمانہ اور قید کی سزا بھی منظور کی گئی ہے۔ اس تلخیص کے بعد کئی سوالات ابھرتے ہیں:

۱:... کیا کوئی بین الاقوامی دباؤ یا ادارہ وطن عزیز میں من چاہی قانون سازی کروا سکتا ہے؟

۲:... کیا ہم آئین ۱۹۷۳ء سے ہٹ کر اسلامی تعلیمات کے برعکس قانون سازی کرنے کے مجاز ہیں؟

۳:... کیا ہم بھارتی لابی کے الزامات کو لابنگ اور سفارتی ذرائع سے رد نہیں کر سکتے اور اس کے لئے ملک کے داخلی قوانین میں ردوبدل ضروری ہے؟

۴:... کیا ہم وطن عزیز کے مفاد کے مطابق مؤثر طور پر منی لانڈرنگ اور دہشت گردی یا اس کی معاونت کو ختم نہیں کر سکتے؟

۵:... کیا ملک عزیز میں تعلیمی، رفاہی اور دینی کاموں کو بآسانی سرانجام دینا ناممکن تو نہیں بنایا جارہا؟

۶:... کیا سرکاری کنٹرول میں دینی مقاصد کے حامل ادارے اپنا وجود اور کردار قائم رکھ سکیں گے؟

۷:... کیا اسلامی نقطہ نظر سے ”وقف“ کا تصور اور شرعی احکام پر عمل ممکن رہ جائے گا؟

۸:... کیا صاحب ثروت لوگ ”وقف“ قائم کر سکیں گے؟ یا رفاہی مقاصد کے لئے امداد دے سکیں گے؟

ظاہر ہے کہ ان سوالات کا جواب مثبت نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ عالمی تناظر میں منی لانڈرنگ اور دہشت گردی یا اس کی معاونت کو روکنا قومی فریضہ ہے اور ہر قسم کے مالی معاملات کو انتہائی شفاف بنایا جانا چاہیے۔ البتہ یہ کام وطن عزیز کے مفاد کو سامنے رکھ کر اور اپنے ملی، مذہبی، تعلیمی اور معاشی تشخص وحیثیت کو سامنے رکھ کر کرنا چاہیے، اور کسی صورت میں بھی اپنے ملک کے داخلی معاملات کو خارجی قوتوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔“ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد، ۱۹؍دسمبر ۲۰۲۰ء)

قادیانیوں کی جانب سے توہین قرآن کی دلخراش حرکت

ننگرپارکر (مولانا محمد حنیف سیال) کونجھاسر ننگرپارکر ضلع مٹھی تھرپارکر سے چند کلومیٹر دور بین الاقوامی سرحد کے قریب گاؤں ہے۔ پاکستان بننے سے آج تک برطانوی استعمار کا خودکاشتہ پودا قادیانیت سامراجی قوتوں کے لئے کردار ادا کر رہا ہے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے فارمولے ”آپس میں لڑاؤ اور حکومت بچاؤ“ کے تحت قادیانی تھرپارکر میں ہندو اور مسلم فسادات کرانے کی سازش کرتے ہیں، جیسا کہ ۵؍جنوری ۲۰۱۸ء میں دو ہندو دلیپ اور چندر مہیش کا قتل کیا گیا۔ اب ایک بار پھر ہندو اور مسلم فساد بھڑکانے کے لئے ایک ناپاک حرکت کی گئی ہے۔ ۲۳؍نومبر ۲۰۲۰ء کونجھاسر گاؤں جہاں ایک طرف مسلم آبادی ہے تو ایک طرف ہندو آبادی ہے، قادیانی سینٹر کے قریب قرآن مجید کو آگ لگا کر جھاڑیوں میں پھینک دیا گیا۔ اس ناپاک حرکت پر مقامی لوگ جمع ہوئے، جب مسلمان دریافت کرنے کے لئے قادیانیوں کے سینٹر پر گئے تو قادیانی ملزم طارق اور صفوان معاملات بتانے کے بجائے دوسری طرف موٹر سائیکل پر سوار ہوکر بھاگ گئے۔ ہزاروں لوگ ننگرپارکر تھانے پر جمع ہوگئے۔ بالآخر ۲۵؍نومبر کو طارق اور صفوان قادیانی پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ طارق قادیانی کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے، لیکن صفوان قادیانی تاحال روپوش ہے، جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ تھرپارکر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے، جو پے در پے ہندو، مسلم فسادات کرانے کی سازش کرتے رہتے ہیں، جو کہ پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ ہے۔ بقول علامہ اقبال: ”قادیانی مذہب اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔“

حلقہ جمشید ٹاؤن کے زیر اہتمام

علمائے ختم نبوت کے اجلاس و دروس

رپورٹ: مولانا محمد رضوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ جمشید ٹاؤن کے زیر اہتمام مختلف مساجد اور مدارس میں علمائے کرام کے اجلاس اور دروسِ ختم نبوت کے علاوہ ختم نبوت کورس اور سیمینار منعقد کئے گئے جن کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے:

حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کی زیر نگرانی کراچی شہر میں ایک منظم اور مربوط طریقے سے خدام ختم نبوت کی ٹیم تحفظ ختم نبوت کا کام کر رہی ہے۔ الحمدللہ! کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ شہر میں صدائے ختم نبوت بلند نہ ہو۔ خدام ختم نبوت رضا کارانہ طور پر دیوانوں کی طرح اپنے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور تاجِ ختم نبوت کی حفاظت اور فتنہ قادیانیت سے امت کے ایمانوں کی حفاظت کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ شہر کے مختلف علاقوں کی طرح حلقہ جمشید ٹاؤن میں بھی دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں کو بہتر طریقے سے نبھانے کے لئے ٹاؤن کو حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حلقے میں ایک سرپرست، نگران، نائب نگران اور معاون کی ترتیب بنائی گئی ہے۔ حلقوں کی تقسیم اور ذمہ داران کو اپنی ذمہ داری سے آگاہ کرنے کے لئے معروف دینی درسگاہ معہد الخلیل الاسلامی میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے لئے سعادت کی بات ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے قبول کیا ہے۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اکابر کے طرز و انداز کو مشعل راہ بنائے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ آپ حضرات علماء کرام اپنی مساجد میں دروس ختم نبوت کا اہتمام فرمائیں، اپنے حلقہ و احباب کو فتنہ قادیانیت کی سنگینیوں سے آگاہ کریں۔ اجلاس میں مولانا سیّد لیاقت علی شاہ نقشبندی مدظلہ، مولانا قاری اللہ داد مدظلہ، مفتی سعید احمد اکاڑوی مدظلہ، مفتی محمد الیاس مدنی، مفتی محمد سلمان یٰسین، مفتی محمد بلال نقشبندی، مولانا محمد طیب عثمانی، مولانا اکرام الرحمٰن چترالی اور دیگر حضرات علماء کرام نے شرکت کی۔

حلقہ منظور کالونی میں علماء کرام کا اجلاس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ تعلیم القرآن والسنہ میں بعد نماز عشاء ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں حلقہ کے ائمہ حضرات نے شرکت کی۔ علماء کرام کو جماعت کی کارگزاری سے آگاہ کیا گیا۔ طے کیا گیا کہ ہر ماہ میں ایک بیان مبلغ ختم نبوت کا ضرور ہونا چاہئے۔ کورونا وبا کے اثرات کی وجہ سے اس حلقہ میں امسال بھی ختم نبوت کانفرنس کو چند ماہ کے لئے مؤخر کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اجلاس میں اہلحدیث علماء کرام نے بھی بھرپور شرکت کی۔ شیخ احسن سلفی، قاری اظہر خطیب باب الاسلام مسجد، مفتی محبوب احمد، مولانا نصر من اللہ، مفتی محمد یونس خان، مولانا حشمت اللہ خان، مولانا محمد طیب عثمان، مفتی محمد تقی اسرائی، مفتی شبیر جلال پوری کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے۔

پٹیل پاڑہ میں اجلاس:

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء رحمانی حنفی مسجد جہانگیر روڈ میں اجلاس منعقد ہوا۔ علاقہ میں مجلس کے کام کو منظم کرنے کے لئے حضرات ائمہ کرام کو متوجہ کیا گیا۔ دروس ختم نبوت، کوئز پروگرام کی ترتیب بنانے کی استدعا کی گئی۔ تمام حضرات علماء کرام نے دل و جان سے اس تجویز کو قبول کیا۔ اجلاس میں مولانا عبدالرحمٰن حنفی، مولانا محمد جنید واصفی، مولانا محمد سلیمان، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد عمر بٹ کے علاوہ دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار:

فرانس کی حکومتی سطح پر گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف اور اپنے نبی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے گجر بال منظور کالونی

میں عظیم الشان سیمینار منعقد کیا گیا، جس سے مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین حضرات نے خطاب کیا۔ معروف مذہبی اسکالر مولانا فضل سبحان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمیں جو کچھ ملا وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملا ہے، اس لئے مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی گستاخی اور توہین ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ آج برطانیہ میں بھی یہ قانون موجود ہے کہ آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر ملکہ برطانیہ سے متعلق کسی کو توہین آمیز جملے کہنے کی اجازت نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کوئی زبان درازی نہیں کرسکتا۔ بالکل اسی طرح ہم مسلمان بھی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور شعائر اسلام سے متعلق توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ سیمینار سے جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما اسداللہ بھٹو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت فرانسی سفیر کو ملک بدر کرے اور اپنا سفیر واپس بلائے، ریاست مدینہ میں گستاخ کو برداشت نہیں کیا گیا۔ حکومت سرکاری سطح پر فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے۔ تنظیم العلماء پاکستان کے جنرل سیکریٹری قاری اللہ داد نے کہا کہ قرآن کریم میں گستاخی کرنے والوں کو مشکوک النسل کہا گیا ہے، ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ فرانس کا صدر بھی اسی قبیل سے ہے۔ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا منظور احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تمام فروعی اختلافات کو پس پشت رکھتے ہوئے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ایک صف میں کھڑا ہونا چاہئے۔ جامعہ تعلیم القرآن و السنۃ کے مہتمم مولانا محمد طیب عثمانی نے کلمات تشکر ادا کئے۔ سیمینار سے آخری خطاب مولانا قاضی احسان احمد نے کیا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ باتیں تو بہت ہوگئی ہیں، اب ہمیں عملی طور پر میدان میں اترنا ہوگا، اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کی سنتوں پر عمل، گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف کا اہتمام فرمائیں۔ سیمینار میں کثیر تعداد میں علماء کرام، ائمہ حضرات اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ سیمینار کا اختتام مولانا قاضی احسان صاحب کی دعا پر ہوا۔

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس:

حلقہ منظور کالونی میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس عرفان مسجد آئی سیکٹر میں منعقد ہوا۔ کورس کے پہلے دن مفتی شبیر احمد جلال پوری نے عقیدۂ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی کے عنوان پر درس دیا۔ دوسرے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے فتنۂ قادیانیت کی سنگینیوں اور ان کے طریقہ واردات سے آگاہ کیا۔ کورس کے تیسرے اور آخری دن استاذالحدیث مفتی محمد رمضان مدظلہ نے عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر گفتگو کی۔ ☆☆

مولانا قاری محمد الیاس آف چناری آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے امیر مولانا قاری محمد الیاس آف چناری کی وفات کی خبر فیس بک پر نظر سے گزری۔ موصوف عرصہ دراز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر چلے آرہے تھے۔ اس وقت انہوں نے مجلس کی باگ ڈور سنبھالی جب آزاد کشمیر میں مجلس کا دور دور تک وجود نظر نہ آتا تھا۔ مولانا مفتی خالد میر سلمہ مجلس کے آزاد کشمیر کے لئے مبلغ بن کر گئے اور انہوں نے آزاد کشمیر کے شہروں اور دیہاتوں میں تبلیغی دورے کئے اور علامۃ المسلمین کو قادیانیت کے رنگین وسنگین عقائد و اعمال سے آگاہ کیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ آزاد کشمیر میں باضابطہ جماعت کی تشکیل ہونی چاہئے۔ کافی سوچ و بچار کے بعد حضرت قاری صاحب کی قیادت و سیادت میں جماعت کی تشکیل ہوئی۔ اگرچہ آپ آزاد کشمیر کے دور دراز کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے، تاہم ان کی علمی و عملی خدمات اور بزرگان دیوبند سے علوم و فیوض کا حصول ہمارے مبلغ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ انہوں نے مجلس کو کبھی اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ مجلس کی امارت کو اپنے لئے سعادت سمجھ کر قبول کی۔ آپ نے اکابرین دیوبند سے علوم حاصل کئے، امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی اور دیگر اساتذہ کرام کی صحبتوں نے انہیں کندن بنادیا۔ وہ عقائد کے اعتبار سے علماء دیوبند کے عقائد و نظریات کو برحق سمجھتے رہے اور ساری زندگی اہل کشمیر کو قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں سے سرشار رکھا۔ ان سے چند سال قبل ملاقات ہوئی جو ایک یادگار ملاقات ثابت ہوئی۔ ۲۶ر فروری کو ۹۵ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے پوتے مولانا محمد فرید سلمہ نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرما کر سیئات سے درگزر فرمائیں اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین یاالٰہ العالمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

مولانا عابد کمال حقانی ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے مبلغ ہیں، ان کی دعوت پر دو دن کے لئے مردان و نوشہرہ کا دورہ کیا، جس کا آغاز مردان سے کیا۔

دارالعلوم عالم گنج: دارالعلوم میں بنین و بنات کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں، اس ادارہ کا آغاز معروف نقشبندی بزرگ مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے مسترشد مولانا مفتی محمد علی نقشبندی مدظلہ نے کیا۔ اس وقت مدرسہ میں ایک سو طلبا، ۲۲ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم وتربیت حاصل کر رہے ہیں۔ درجۂ حفظ قرآن سے موقوف علیہ تک درجات ہیں۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد علی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی ذمہ داروں میں سے ہیں۔ دارالعلوم عالم گنج مردان کی تحصیل کاٹلنگ میں واقع ہے۔ ۲۳ رنومبر کو مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ، مولانا رومان حکیم کی معیت میں ظہر کی نماز کے بعد علماء و طلبا کے اجتماع سے بیان کا موقع ملا۔

سرخ ڈھیری میں ختم نبوت کانفرنس: سرخ ڈھیری کی جامع مسجد میں مولانا سید عباداللہ کاکاخیل کی نگرانی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت اور پشتو زبان میں نعت کے بعد صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا رومان حکیم، مولانا قاری فضل علیم، مولانا عبدالرحمن عزیزی، مولانا عبدالواحد کے انتظام سے پروگرام منعقد ہوا۔ آخر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیلی بیان کیا۔ کانفرنس میں سینکڑوں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں پختونوں والا جوش وخروش خوب نظر آرہا تھا۔ اللہ پاک ان جیسی غیرت ایمانی ہم جیسے کمزور ایمان والوں کو بھی نصیب فرمائیں۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی خدمت میں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ اور صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال سلمہ کی معیت میں جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ موصوف، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے خادم خاص اور ان کے علوم کے وارث اور کئی ایک کتابوں کے مصنف، خطیب وادیب ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضری اور ان کی دعائیں راقم کے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ ان کی خدمت میں ۲۴ رنومبر صبح دس بجے حاضر ہوئے اور ان سے دعائیں لے کر اگلے سفر پر روانہ ہوئے۔

زڑہ میانہ میں مرکز ختم نبوت: زڑہ میانہ خالق آباد کی دوسری طرف دریا کے پار ہے، جہاں کسی صاحب نے چار کنال زمین مرکز ختم نبوت کے لئے دی ہے۔ مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ، مولانا عابد کمال سلمہ کی معیت میں مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب میں شمولیت اور دعا میں شرکت کی توفیق نصیب ہوئی۔ مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ ہمارے حضرت لاہوریؒ (شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ) کے بھائی مولانا محمد علیؒ کے پوتے ہیں اور نوشہرہ مجلس کے امیر بھی، جن کا تذکرہ گزشتہ سطور میں آچکا ہے۔ آپ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، مدرسہ ترتیل القرآن جامع مسجد بابا کرم شاہ کے مہتمم ہیں۔ ۲۴ رنومبر کو ان کی قیادت میں زڑہ میانہ میں حاضری ہوئی۔

حلوزئی پبی میں علماء کرام کا تربیتی پروگرام: مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ نے حلوزئی کی جامع مسجد میں علماء کرام اور طلبا کی ختم نبوت کے حوالے سے تربیتی نشست رکھی۔ ظہر کی نماز کے بعد تلاوت ونعت کے بعد مولانا عابد کمال اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام سے درخواست کی گئی کہ اگرچہ آپ کے علاقوں میں قادیانیت کے جراثیم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ آپ ہر ماہ میں ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر بیان، قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی سنگینی اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔ علماء کرام نے اس کی بھرپور تائید کی۔ یہ تحصیل سطح کا پروگرام تھا۔

پبی میں ختم نبوت کانفرنس: جامع مسجد طائزی پبی میں ۲۴ رنومبر کو عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری محمد اسلم نے کی۔ پبی شہر میں طائزی نمبر ا میں ۲۰۰۵ء میں جامعہ محمودیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بانی ومہتمم مولانا عابدالرحمن

مدظلہ ہیں۔ یہ تعمیر جدید ہے۔ اگرچہ یہاں مسجد تو قیام پاکستان سے پہلے موجود تھی۔ اس میں ۷۰ طلباء، ۶ اساتذہ کرام کی نگرانی میں مصروف تعلیم ہیں۔ نیز تین عدد خدام بھی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا عابدالرحمٰن تحصیل پبی جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ جامعہ محمودیہ نام حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی نسبت سے رکھا گیا۔ ۲۴ رنومبر کو عشاء کی نماز کے بعد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں سینکڑوں مسلمانوں علماء کرام نے شرکت کی۔ یہاں امتحان میں اول، دوم، سوم آنے والے بچوں کو انعام بھی مہمانوں سے دلوایا گیا۔ تلاوت ونعت کے بعد صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور راقم کے بیانات ہوئے۔ رات کا آرام و قیام مدرسہ ترتیل القرآن جامع مسجد کرم شاہ نوشہرہ میں مولانا قاری محمد اسلم کے ہاں رہا۔

حکیم محمد سلیم سے ملاقات: موصوف ہمارے حضرت لاہوریؒ کے بھائی مولانا محمد علیؒ کے پوتے، قاری محمد اسلم نوشہرہ کے بھائی ہیں۔ پشاور میں مطب چلاتے ہیں۔ پبی کانفرنس میں تشریف لائے۔ ایسے ہی مولانا حکیم جنت گل جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، حضرت مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزارویؒ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں، انہوں نے کرایہ کی عمارت میں خانقاہ قائم کی ہے، خانقاہ میں مغرب کی نماز ادا کی۔ آپ پبی کے پروگرام میں بھی تشریف لائے، یہیں حکیم محمد سلیم مدظلہ بھی تشریف لائے۔ چائے کے دور میں دونوں اطباء کی مجالس سے مستفید ہوئے۔ اگلے روز ۲۵ رنومبر کو نوشہرہ سے ملتان کے لئے سفر براستہ فیصل آباد ہوا، جہاں فیصل آباد دفتر میں ظہر کی نماز ادا کی اور ملتان کے لئے سفر کا آغاز کیا، براستہ موٹر وے ملتان پہنچے اور عصر کی نماز دفتر مرکزیہ میں ادا کی۔

خطبۂ جمعہ: ۲۷ رنومبر جمعۃ المبارک کا خطبہ مدرسہ خیرالعلوم جلال پور پیروالا کی جامع مسجد میں دیا۔ مولانا محمد طیب اسلام آباد نے جامعہ رحمانیہ، مولانا محمد اسحاق ساقی نے جامع مسجد بلال مین بازار جلال پور پیروالا میں خطبہ جمعہ دیا۔ قاری محمد معاذ مدظلہ ہمارے پرانے رفقاء میں سے ہیں اور ان سے بھی پہلے راقم کا تعلق مولانا عبدالرحمٰن جامی کے ساتھ ہے۔ مولانا جامی خاندان موسویہ کے فرد ہیں۔ خاندان موسویہ ہمارے دادا پیر حضرت اقدس فضل علی مسکین پوریؒ کے خلیفہ حضرت مولانا حافظ محمد موسیٰ نقشبندیؒ کی طرف منسوب ہے۔ حضرت حافظ صاحب کے فرزندان گرامی قاری محمد اسماعیل، قاری محمد یعقوب، قاری حسین علی تھے۔ موخرالذکر ہمارے خیرالمدارس ملتان میں تعلیم کے ساتھی ہیں، غالباً مدینہ طیبہ میں قیام پذیر ہیں۔ بہرحال جامی صاحب سے دیرینہ تعلق ہے، جو آج کل مجلس احرارِ اسلام جلال پور پیروالا کے ذمہ دار ہیں، جبکہ مجلس کے امیر مولانا عبدالشکور ہیں اور انہیں کے ہم نام حافظ عبدالشکور شوز مرچنٹ ہمارے ناظم اعلیٰ ہیں۔ موخرالذکر جامع مسجد ربانی مین بازار جلال پور پیروالا کے متولی ہیں، جہاں عیدالفطر کے بعد والا جمعہ راقم ربانی مسجد میں بیان کرتا ہے۔ حاجی صاحب کی دیرینہ خواہش تھی کہ ہر سال ایک جمعہ مدرسہ خیرالعلوم کی جامع مسجد میں بھی آپ کا بیان ہونا چاہئے۔ چنانچہ ۲۷ رنومبر کا جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے مدرسہ خیرالعلوم کی جامع مسجد میں دیا۔

لاہور کا چارروزہ تبلیغی دورہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم کی دعوت پر تین روز کے لئے لاہور آنا ہوا۔ دورہ کا آغاز ''مل سندر'' سے ہوا۔ جہاں مدرسہ خورشید الاسلام میں علماء کرام کی تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس سے مدرسہ خورشید الاسلام کے مہتمم مولانا محمد یوسف مدنی، مولانا عبدالنعیم، مولانا بلال اشرف، مولانا کلیم اللہ جمیل، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ اور محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قدرت اللہ عارف نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے علاقہ ''مل سندر'' میں کام کرنے کی ضرورت واہمیت پر زور دیا۔ راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے علماء کرام اور مشائخ عظم کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ نیز حوالہ جات سے بتلایا کہ اگر کسی عالم دین نے سستی کا مظاہرہ کیا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے متوجہ کیا۔ جلسہ ظہر سے عصر تک جاری رہا اور عصر کے بعد مندرجہ ذیل عہدیداروں پر مشتمل یونٹ تشکیل دیا گیا:

سرپرست: قاری نور محمد، امیر: ماسٹر محمد اکرم، نائب امیر: رانا محمد طیب، ناظم اعلیٰ: رانا محمد خان، ناظم مالیات: محمد حیدر، ناظم نشرواشاعت: حافظ محمد عبداللہ، ناظم تبلیغ: مولانا محمد یونس مدنی۔

موخرالذکر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک عرصہ تک صرف دعوت وتبلیغ کے ساتھ جڑا رہا، پھر میرے اساتذۂ کرام نے اس طرف متوجہ کیا تو اللہ پاک نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی برکت سے مجھے کئی ایک سعادتوں سے نوازا۔ چنانچہ موصوف نے تبرکات کی زیارت سے بھی حاضرین کو سرفراز کیا۔ چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے علاوہ کئی اور تبرکات بھی دکھلائے۔ موصوف نے بتلایا کہ

"موئے مبارک" (بال) میں مسلسل نمو اور حیات پائی جارہی ہے، یعنی بڑھ رہا ہے، جو عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل دلیل ہے۔

مولانا ضیاء الحق کا ذکر خیر: موصوف نے بتلایا کہ مدرسہ رائے ونڈ میں ایک استاذ مولانا محمد ضیاء الحق تھے، جو بنیادی طور پر مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا محمد طارق جمیل مدظلہ سمیت ہزاروں علماء کرام کے استاذ تھے۔ ابھی بچے تھے اور والدہ محترمہ کا دودھ پی رہے تھے کہ والدہ محترمہ کا انتقال ہوا، ان کے چچا نے انہیں اٹھایا اور ان کی پرورش کی، کچھ بڑے ہوئے تو انہیں بکریاں چرانے پر لگادیا، جس سے تنگ آ کر ٹرین پر سوار ہوگئے اور کراچی جا اترے، کسی صاحب خیر نے انہیں سنبھالا اور اسکول میں داخل کرادیا۔ اس دوران کسی عالم دین سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مدرسہ میں پڑھنے کی تلقین کی تو مدرسہ میں داخل ہوگئے۔ دن کو مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے اور رات کو ایک غار میں جاکر رہتے۔ استاذ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ کی شاگردی سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ تبلیغی جماعت کے معروف بزرگ حضرت جی مولانا محمد یوسف دہلویؒ کی ترغیب پر تبلیغ سے جڑ گئے۔ ۲۳ ممالک کے سفر کئے اور ایک سفر ڈیڑھ سال پر محیط تھا، اس سفر میں قرآن پاک حفظ کیا، بعدازاں آپ کی تشکیل مدرسہ رائے ونڈ میں کردی، جہاں ایک عرصہ تعلیم و تعلیم کا فریضہ سرانجام دیتے رہے، بعدازاں آپ کی تشکیل مانسہرہ کردی گئی۔ مانسہرہ مرکز کی تعمیر ان کی مرہون منت ہے۔ آپ نے ۲۰۱۰ء کو انتقال فرمایا۔

جامع مسجد ابوہریرہ رائے ونڈ: مسجد کے خطیب مولانا مسرور حسن ضیاء جو جمعیت علماء اسلام رائے ونڈ تحصیل کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ ان کی دعوت پر یکم دسمبر مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد ابوہریرہ میں بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ میں حاضری:

جامعہ مدنیہ جدید کے مہتمم مولانا سیّد محمود میاں مدظلہ گزشتہ دنوں خاصے علیل رہے اور اس دوران ان کے ایک بھائی جو دیوبند میں قیام پذیر تھے، ان کا انتقال ہوا، نیز ان کے ایک بہنوئی بھی راہی ملک عدم ہوئے تو مغرب کی نماز کے بعد یکم دسمبر کو حضرت مولانا سیّد محمود میاں مدظلہ کی عیادت کی اور وفات پانے والے حضرات کی تعزیت اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ نیز جامعہ کے استاذ الحدیث عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کی مجلس میں حاضری دی، ہر منگل کے روز مغرب کی نماز کے بعد ان کی اصلاحی مجلس ہوتی ہے تو حضرت مولانا سیّد محمود میاں مدظلہ کی عیادت کے بعد حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضری دی، جو جامعہ مدنیہ کی وسیع و عریض مسجد میں مریدین اور طلبا سے اصلاحی بیان فرمارہے تھے تو کچھ دیر بیان کی ساعت نصیب ہوئی، پھر حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے حکم پر بیس پچیس منٹ مریدین و طلبا کو عقیدۂ ختم نبوت کے مفہوم سے روشناس کرایا، نیز جھوٹے مدعیانِ نبوت بالخصوص مرزا قادیانی کے خلاف امت کے عظیم الشان کردار اور قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ نیز مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور اس کے خلاف علماء کرام اور مسلمانانِ پاکستان کی قربانیوں کا تسلسل بیان کیا۔ نیز سامعین کو فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم تحریک کا حصہ بننے کی ترغیب دی۔ حضرت مفتی صاحب کے اصرار پر آخری دعا بھی راقم الحروف نے کرائی۔ مولانا عبدالنعیم اور مولانا محمد حسین مدرس جامعہ کی رفاقت حاصل رہی۔

جامعہ خالد بن ولید جیا موسیٰ: جامعہ کے مہتمم حافظ محمد کاشف، ناظم اعلیٰ مولانا محمود الحسن ہیں۔ ۲۲ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۴۰۰ طلبا تعلیم و تربیت حاصل کررہے ہیں۔ درجۂ رابعہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ حفظ و ناظرہ کے علاوہ تجوید و قرأت کا شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ نیز حسین اکیڈمی بھی مصروفِ عمل ہے۔ مولانا سیّد محمد جنید بخاری سلمہ نوجوان عالم دین ہیں۔ ان کی استدعا پر جامعہ خالد ابن ولید میں ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت و نعت کے بعد لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم سلمہ نے کورس کے اغراض و مقاصد پر گفتگو فرمائی۔ راقم نے کہا کہ مسلمانانِ عالم کی قادیانی تین مسائل میں مخالفت کرتے ہیں:

۱:... ختم نبوت، مسلمان سلسلۂ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے ہیں جبکہ قادیانیوں کا نظریہ یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے اور نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا نبی ہے۔

۲:... مسلمانانِ عالم کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب آسمانوں سے آ کر مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے کفر کا نام و نشان مٹادیں گے۔ قادیانیوں کا نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے، قیامت کے قریب آنے والے مسیح کا نام غلام احمد ہے، جو مثیل مسیح بھی ہے۔

۳:... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے تمام تر دعاوی میں کذاب ودجال تھا۔ راقم نے کہا کہ قادیانیوں سے گفتگو کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے کردار و کریکٹر پر بحث کی جائے، لیکن قادیانی اس موضوع کو قبول کرنے کے لئے قطعاً تیار نہ ہوں گے۔ راقم نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ قادیانیوں کے عقائد وعزائم کے عنوان پر خطاب کیا اور سامعین کو مرزا قادیانی کے کذب پر نوٹس تیار کرائے۔

حافظ محمد ابوبکر مدظلہ کی عیادت: مولانا حافظ محمد ابوبکر مدظلہ جامع مسجد محمدیہ جیا موسیٰ کے بانیوں میں سے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت محبت کرتے ہیں، ان کے غالباً پانچ بیٹے ہیں اور پانچوں حافظ قرآن ہیں اور اپنا کاروبار کرتے ہیں اور مسجد میں امامت کے فرائض مفت سرانجام دیتے ہیں۔ حافظ صاحب سے تعلق تقریباً تیس سالوں پر محیط ہے۔ سال میں دو تین مرتبہ ان کی عیادت وزیارت کے لئے حاضری ہوجاتی ہے۔ موصوف کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ ۲؍دسمبر کو ان کی رہائش کے قریب ایک مدرسہ جامعہ خالد ابن ولید میں طلبا واساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ معلوم ہوا کہ جامعہ کے مہتمم حافظ محمد کاشف، حافظ محمد ابوبکر مدظلہ کے عزیزوں میں سے ہیں تو ان کی ملاقات اور عیادت کا داعیہ پیدا ہوا، ان کے فرزند ارجمند حافظ عبدالماجد کی دکان حافظ میڈیکل اسٹور پر پہنچ کر ان سے درخواست کی کہ اگر میڈیکل پرابلم نہ ہو تو ملاقات ہوجائے۔ انہوں نے پیغام بھجوایا تو ان کا چھوٹا بیٹا انہیں وہیل چیئر میں لے آیا۔ سلام ومصافحہ، خیر خیریت دریافت کی، اس کے بعد ہم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں آگئے رات کا آرام وقیام اپنے دفتر میں رہا۔

جامع مسجد رحیمیہ میں ختم نبوت کورس:
مسرت کالونی ندیم پارک گلشن راوی کے اے بلاک کی مسجد، جامع مسجد رحیمیہ میں ۳؍دسمبر مغرب سے رات نو بجے تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کی سرپرستی مولانا ڈاکٹر عبدالواحد مدظلہ اور صدارت قاری عزیز الرحمن نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد مغرب سے عشاء تک مجلس لاہور کے ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالعزیز نے بیان فرمایا۔ جب کہ دوسری نشست کی صدارت جامع مسجد رحیمیہ کے امام وخطیب مولانا مشہود احمد مدظلہ نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم نے بتلایا کہ قیامت سے پہلے تین شخصیات نے آنا ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، دجال کا خروج۔ تینوں مسائل کو تفصیل سے بیان کیا اور بتلایا کہ مرزا قادیانی کا ایک دعویٰ امام مہدی ہونے کا بھی ہے۔ امام مہدی پر احادیث کی روشنی میں تفصیلی گفتگو کی اور مرزا قادیانی سے تقابل کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی میں امام مہدی ہونے کی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی، جب اس کا امام مہدی ہونے کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا تو پھر اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق بتلایا کہ احادیث کریمہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی سینکڑوں علامات مذکور ہیں۔ جن میں سے ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی تو اس دعویٰ مسیحیت جھوٹ کا پلندا ہوا۔ دجال بھی ایک متعین شخصیت کا نام ہے اور دجال کے متعلق احادیث میں تفصیلات موجود ہیں، جبکہ مرزا قادیانی کے دجال کے متعلق ۱۹ اقوال ہیں، کبھی وہ سائنس دانوں کو دجال قرار دیتا ہے، کبھی فلاسفر کو دجال قرار دیتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ انگریز دجال ہیں، اور انہیں دجالوں کی تعریف میں رطب اللسان رہا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک بیان رہا۔ گلشن راوی کا یونٹ متحرک وفعال یونٹ ہے، جس کے سرپرست مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی ہیں۔ امیر: مولانا قاری عزیز الرحمن، ناظم اعلیٰ: قاری سعید الرحمن ہیں۔ یہ یونٹ ہر ماہ کسی نہ کسی مسجد میں ختم نبوت کورس کا اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کے کورس کا اہتمام بھی اسی یونٹ نے کیا۔ کورس میں سینکڑوں حضرات شریک ہوئے۔

مکی مسجد گلشن پارک میں جمعہ: مکی مسجد گلشن پارک میں ہمارے شجاع آباد کے مولانا قاری خادم حسین عرصہ سے خطیب چلے آرہے ہیں۔ کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں۔ آج کل قرآن پاک کی تفسیر پر کام کررہے ہیں۔ ان کے چند اوراق راقم نے بھی دیکھنے کی سعادت حاصل کی۔ آج ۴؍دسمبر کا جمعہ کا خطبہ اگرچہ مظفر گڑھ میں طے تھا، لیکن دُھند کی وجہ سے موٹروے بند تھی۔ لہٰذا مظفر گڑھ کے احباب سے معذرت کی اور ۴؍دسمبر کے جمعہ کا خطبہ مکی مسجد میں دیا۔

مولانا عمر فاروق سے تعزیت: کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مدرسہ نعمانیہ ہے جس کے ایک عرصہ تک مہتمم مولانا محمد اخترؒ تھے، جو ایک زیرک انسان تھے۔ ان کے مدرسہ سے کثیر تعداد میں طلبا نے فیض حاصل کیا۔ پچھلے دنوں مولانا محمد اخترؒ کی جواں سالہ صاحبزادی انتقال فرما گئیں۔ اس وقت مدرسہ نعمانیہ کے مہتمم مولانا محمد اخترؒ کے فرزند ارجمند مولانا عمر فاروق سلمہ ہیں۔ تو ۵؍دسمبر کو قبیل

عصر جامعہ نعمانیہ میں حاضر ہوکر مولانا عمر فاروق سے ان کی جواں سالہ ہمشیرہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا، نیز مدرسہ کے حفظ و ناظرہ کے بچوں سے چندمنٹ گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ نیز مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ: اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے والد گرامی حافظ صدرالدینؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے امیر رہے۔ نیز مرحوم کے ایک فرزند ارجمند حافظ حبیب اللہ مدظلہ بھی مجلس کے امیر رہے ہیں تو لاہور سے آتے ہوئے ضلعی مبلغ مولانا خبیب احمد سلمہ سے کہا کہ مولانا لدھیانوی کا معلوم کرلیں، مبلغ موصوف نے مولانا کے فرزند ارجمند مولانا لطف اللہ سلمہ سے معلوم کیا تو انہوں نے فون اپنے والد محترم کو پکڑا دیا۔ علیک سلیک اور خیر خیریت کے بعد مولانا لدھیانوی مدظلہ نے استفسار فرمایا کہ آپ کہاں ہیں؟ راقم نے جامعہ نعمانیہ کا بتلایا تو فرمانے لگے کہ میں آپ کا انتظار کررہا ہوں، چنانچہ عصر کی نماز موصوف کی اقتدا میں ادا کی اور ان کے برادر عزیز جو کمالیہ میں مجلس کے ذمہ داروں میں سے ہیں، ان سے ملاقات ہوئی اور چندمنٹ بزرگوں کی یادیں تازہ کرتے رہے۔ راقم نے کہا کہ جب ہماری چناب نگر کی کانفرنس شروع ہوئی تھی تو اس وقت میں بہاولپور کا مبلغ تھا اور میری ڈیوٹی ان علاقوں میں لگی تو آپ کے والد گرامی مولانا حافظ صدرالدینؒ سے آپ کی مسجد فاروقیہ میں ملاقات ہوتی اور آپ کے والد گرامی قیام پاکستان سے پہلے اور بعد میں مسلسل ختم نبوت کی چوکیداری فرماتے رہے۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

چیچہ وطنی میں: مولانا عبدالحکیم نعمانی سلمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان مبلغین میں سے ہیں جو مناظرانہ ذوق رکھتے ہیں۔ قادیانیوں کے محبوب ترین موضوع حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام پر خاصی تیاری رکھتے ہیں اور سوشل میڈیا پر قادیانیوں سے ان کی مڈھ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے راقم کے تین دن کے پروگرام چیچہ وطنی میں رکھے۔ پروگرام کا آغاز جامع مسجد نمبرہ پرل گارڈن سے ہوا۔ مسجد کے امام وخطیب مولانا طاہر محمود صدیقی ہیں۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کے ۲۰۱۹ء کے مارچ سے واپسی پر چیچہ وطنی کے دو علماء کرام مولانا مفتی محمد یاسر بشیر جالندھریؒ اور مفتی عبدالمنانؒ روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے۔ موصوف، مفتی محمد یاسرؒ کے برادری نسبتی ہیں۔ جامع مسجد نمبرہ میں امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے خروج پر راقم نے سوا گھنٹہ بیان کیا۔ رات کا قیام چک نمبر گیارہ ۷۔۱۱ کی خانقاہ و مدرسہ میں رہا۔ خانقاہ کے بانی حضرت مولانا پیر جی عبدالعزیز رائے پوریؒ تھے جو ہماری جماعت کے تمام بانیوں کے پیرو مرشد قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری (متوفی ۱۹۸۴ء) حضرت والا کے مسترشدین میں سے تھے اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بھی اصلاحی تعلق حضرت گیارہ والوں سے رہا۔ حضرت والا عیدالفطر عام طور پر چناب نگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز میں ادا فرما کر خدام ختم نبوت کی سرپرستی فرماتے۔ حضرت والا کی فیصل آباد میں زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ۵،۶/دسمبر کی درمیانی شب حضرت والا کی خانقاہ میں گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت والا کی وفات کے بعد مولانا پیر جی عبدالحفیظ رائے پوریؒ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ موصوف بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ہر سال چناب نگر کی کانفرنس میں شرکت فرماتے۔ امسال ۲۲،۲۳/اکتوبر کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ ہمارے مہمانانِ خصوصی میں شامل تھے۔ ۷/نومبر ۲۰۲۰ء کو انتقال ہوا۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائیں۔

ڈاکٹر اعظم چیمہ سے ملاقات: ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ سے تقریباً چالیس سالہ دوستی ہے۔ راقم کو جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو فون پر موصوف سے مشورہ کرلیتا ہوں اور وہ کوئی نہ کوئی دوا تجویز فرمادیتے ہیں۔ ۶/دسمبر کو ان کے کلینک پر ان سے ملاقات ہوئی۔

مدرسہ تجوید القرآن میں قیام: مدرسہ تجوید کے بانی پیر جی عبداللطیف رائے پوریؒ تھے۔ چیچہ وطنی کے کچھ حضرات حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کی خدمت میں گئے اور درخواست کی کہ آپ چیچہ وطنی کے لئے وقت عنایت فرمائیں۔ حضرت درخواستیؒ نے پوچھا کہ چیچہ وطنی میں کوئی مدرسہ ہے؟ جواب نفی میں پاکر فرمایا کہ پہلے مدرسہ بناؤ، پھر میں آؤں گا۔ تو احباب نے حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ جو حضرت گیارہ والوں کے نام سے مشہور تھے، ان

سے درخواست کی کہ ہم مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔اس کا انتظام وانصرام سنبھالنے کے لئے کوئی آدمی دیں تو حضرت گیارہ والوں نے اپنے بھائی پیر جی عبداللطیفؒ کو فرمایا۔پیر جی نے کہا کہ میں اپنے پیر ومرشد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے مشورہ واجازت کے بغیر نہیں سنبھال سکتا۔پیر جی حضرت رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری روداد بیان کی۔حضرت رائے پوریؒ نے کسی کے ماتحت کام کرنے سے منع فرمادیا تو پیر جی نے انکار کردیا۔مدرسہ کے لئے جگہ حاصل کرلی گئی اور کمیٹی بھی بن گئی، آپ ایک ماہ کے لئے کہیں باہر چلے گئے۔ واپس آئے تو کمیٹی کا اجلاس بلایا، کمیٹی والوں نے کہا کہ جس مدرسہ کا مہتمم ایک ماہ تک غیر حاضر رہے، ہم اس کے ممبر نہیں بنتے۔خزانچی کو بلایا تو اس نے آمدوخرچ کا رجسٹر مع دس روپے بھیج دیا اور سیکریٹری مالیات سے استعفیٰ دے دیا، اس طرح کمیٹی سے جان چھوٹ گئی۔دوران سفر آپ نے خواب دیکھا کہ میں نماز کی امامت کرارہا ہوں اور میرے پیچھے بے شمار لوگ ہیں، جب سلام پھیرا تو پیچھے کوئی نہیں تھا۔ بے چینی سے ہوئی، واپس آئے اور کمیٹی کا اجلاس بلایا، کمیٹی والوں نے مندرجہ بالا سلوک کیا۔کمیٹی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ گئی۔ مدرسہ کا آغاز ۱۹۶۱ء میں ہوا۔اس زمانہ میں مدارس کے تین تین دن کے جلسے ہوتے تھے۔جلسہ کے لئے مشاورت ہوئی تو رفقاء نے جامع مسجد میں جلسہ کا مشورہ دیا۔پیر جی ڈٹ گئے اور فرمایا کہ جلسہ مدرسہ میں ہوگا۔مدرسہ میں بڑے بڑے گڑھے تھے اور جگہ بالکل ناہموار تھی۔ریڑھے لگوا کر مٹی ڈلوائی اور جگہ ہموار کرائی اور جلسہ مدرسہ میں ہوا۔پیر جی نے ۱۹۷۷ء تک اہتمام سنبھالے رکھا۔ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند گرامی مولانا عبدالمجید رائے پوری، قاری عبدالرحمٰن یکے بعد دیگرے مہتمم رہے۔ان کے بعد اہتمام پیر جی عبدالحفیظ رائے پوریؒ کے پاس رہا۔موخر الذکر کو ۷/نومبر ۲۰۲۰ء کو صبح کی نماز کے لئے جاتے ہوئے دل کا دورہ پڑا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔اب خاندان کے بڑے پیر جیؒ کے فرزند ارجمند پیر جی عبدالجلیل مدظلہ ہیں جو ادارہ کی سرپرستی فرمارہے ہیں، جبکہ پیر جی انیس الرحمٰن مہتمم اور حفظ الرحمٰن ناظم ہیں۔۶/دسمبر کو رات کا قیام مدرسہ تجوید القرآن میں رہا اور صبح کا درس بھی ہوا۔

ختم نبوت کورس: مولانا عبدالحکیم نعمانی سلمہ نے محلہ حیات آباد کی مسجد جامع مسجد فاروقیہ میں دو روزہ ختم نبوت کورس رکھا۔کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء تھا۔۶/دسمبر کو مولانا عبدالحکیم نے پندرہ میں منٹ مرزا قادیانی کے کردار پر بحث کی۔ بعدازاں راقم نے اوصافِ نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا، جبکہ ۷/دسمبر کو چک نمبر ۱ میں ظہر کی نماز کے بعد اور اسی روز جامع مسجد فاروقیہ میں مولانا عبدالحکیم نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر فاضلانہ بیان کیا۔اللہ پاک اس کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائیں، بیان کرنے اور سننے والوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔آمین یا الٰہ العالمین۔☆

انتقالِ پُر ملال

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، جنرل سیکریٹری لاہور مولانا علیم الدین شاکر، ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے ممبران قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر، جامع مسجد بلال غلہ منڈی کے امام وخطیب، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل، شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے شاگرد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان مرکز کے سابق ناظم مولانا محمد علی جالندھری کے رفیق خاص، مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی رحمہ اللہ کے انتقال پُر ملال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبداللہ لدھیانوی ایک جید اور دلیر عالم دین تھے، پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ میں گزاری۔عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب مولانا لدھیانوی نے اپنی زندگی کا وظیفہ بنایا ہوا تھا۔مولانا لدھیانوی کی وفات سے ملک عزیز ایک بے باک اور نڈر عالم دین سے محروم ہوگیا ہے۔علماء کرام نے مولانا عبداللہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس دکھ کی گھڑی میں مولانا عبداللہ لدھیانوی کے خاندان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

چوتھی سالانہ عظیم الشان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، بھلوال

رپورٹ: حافظ عبداللہ منصور

تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے تمام یونٹوں کا اہم اجلاس مولانا محبوب الحسن طاہر کی زیر صدارت جامع مسجد و مرکز خاتم النبیین میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۷/اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ کو جامع مسجد و مرکز خاتم النبیین برلب نہر اشرف کالونی میں منعقد کی جائے، اس کے لئے بھلوال اور گرد و نواح میں عوامی رابطہ مہم شروع کر دی گئی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے مساجد و مدارس، تاجر برادری، علماء، اسکولز و کالجز کے طلبا اور آس پاس کے علاقوں میں پچاس کے قریب چھوٹے بڑے تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے، ان پروگراموں کے ذریعے لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت و ترغیب دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ شہر بھر کی موٹر سائیکلوں کو جھنڈوں اور سینوں کو دعوتی بیجز سے سجا دیا گیا۔

الحمدللہ ڈیڑھ ماہ کی شب و روز کی محنت کے بعد ۱۷/اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد و مرکز خاتم النبیین میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ چوتھی سالانہ فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب الحسن اور نگرانی مولانا محبوب الحسن طاہر نے کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری احمد سعید کی تلاوت سے ہوا، ہدیہ نعت قاری اکرام اللہ مدنی اور قاری محمد راشد سراجی نے پیش کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے مولانا عبدالرشید سرگودھا، مولانا سیف اللہ کبیر پوری صاحب ترجمان مسلک اہلحدیث نے خطاب فرمایا۔ دوسری نشست کا آغاز فخر القراء قاری عبدالرشید خان لاہوری کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت ملک کے معروف نعت خواں حافظ عبدالباسط حسانی اور مولانا رانا محمد عثمان قصوری نے پیش کیا اور نقابت کے فرائض مولانا محمد ہارون نے سرانجام دیئے۔ پیر طریقت رہبر شریعت سیدی و مرشدی حضرت مولانا محب اللہ دامت برکاتہم العالیہ لورالائی (خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ) نے ایفائے عہد کی عظیم مثال قائم کرتے ہوئے علالت کے باوجود شرکت فرما کر کانفرنس کو رونق بخشی اور اپنی دعاؤں اور توجہات سے نوزا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد طاہر مسعود رئیس جامع مفتاح العلوم سرگودھا، مفتی محمد شاہد مسعود امیر جمعیت علماء اسلام سرگودھا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا و دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے خطاب میں پیارے آقا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت اور اصحاب پیغمبر کی قربانیوں کا ایسا تذکرہ چھیڑا کہ سامعین اش اش کر اٹھے۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ حضرات صحابہ کرام ہیں۔ حضرات صحابہ نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی وہ داستانیں رقم کیں، جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ فرمایا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہونے والی تمام جنگوں میں ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جن میں ۷۰۰ قرآن مجید کے حافظ صحابہ، ۷۰ بدری صحابہ کرامؓ نے اپنی جانیں قربان کر کے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت سب سے اہم ترین عقیدہ ہے جس پر دین کی اساس ہے، دین کی ساری عمارت اسی عقیدے پر کھڑی ہے، تابعین، تبع تابعین، محدثین، مفسرین اور اکابرین امت نے ہر دور میں اس کا تحفظ اپنی جانوں پر کھیل کر کیا۔ ہمارے اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے منکرین ختم نبوت کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا، آج بھی الحمدللہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ قافلۂ حق و صداقت رکا بھی نہیں، تھما بھی نہیں، جھکا بھی نہیں، بکا بھی نہیں۔ یہ قافلۂ حق پرست اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اگر کبھی ناموس رسالت اور

عقیدہ ختم نبوت کے لئے ان اکابرین نے بلایا تو کیا توقع رکھوں کہ میدان عمل میں نکلو گے؟ ختم نبوت کا تحفظ کرو گے؟ (تمام مجمع سے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے اور سب نے عہد کیا)۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ حضور پاک کی ذات کا تحفظ ہے، اگر ذات محفوظ نہیں رہے گی تو دین کا کوئی بھی عمل نماز، روزہ، حج، زکوۃ، دعوت و تبلیغ، علمائے کرام، مساجد و مدارس، خانقاہیں، کچھ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ مزید فرمایا کہ آج کی اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے یہ پیغام لے کر جائیں کہ آج کے بعد قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں گے اور آپ جس شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہیں، اسکولوں میں، کالجوں میں، وکلاء میں، تاجر برادری میں، ہر جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دعوت پہنچائیں گے اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا مکمل تعاقب کریں گے۔ مفتی محمد شاہد مسعود نے اپنے خطاب میں کہا کہ نبی انسانوں میں سے انسان ہوتا ہے، انسانوں جیسا انسان نہیں، نبی کا کام ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کا تعارف کروائے، ہمارے آقا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کو اللہ کا تعارف کروایا۔ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء علیہم السلام میں وہ مقام عطا کیا، جو باقی انبیاء کرام کو اپنی امتوں میں عطا کیا، جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں میں خاص ہیں، اسی طرح ہمارے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم تمام نبیوں کے صحابہ میں خاص ہیں، آج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جب بات آتی ہے تو کچھ پڑھے لکھے لوگ تاریخ کی بات کرتے ہیں۔ تورات، زبور، انجیل اللہ کی نازل کردہ اپنے زمانے کی سچی کتابیں ہیں، لیکن اگر آج کوئی بات ان کتابوں سے بیان کی جائے تو ہم اس وقت تک اس کو تسلیم نہیں کریں گے جب تک ہمارے نبی اس کی تصدیق نہ کردیں، جب انبیاء کرام پر اتری ہوئی اپنے زمانے کی سچی کتابوں کے کسی حوالے کو قرآن مجید اور پیارے آقا کی تصدیق کئے بغیر تسلیم نہیں کرسکتے، حضرات صحابہ کرام کو قرآن کریم نے ''رضی اللہ عنہم'' کہا ہے تو اگر تاریخ کا کوئی حوالہ ''رضی اللہ عنہم'' کے خلاف آجائے تو ہم اسے کیسے تسلیم کرلیں؟ میں ان پڑھے لکھے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ اصحاب پیغمبر کو دیکھنے لئے اللہ کا قرآن ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، صحابہ کرام ہوں، اہلبیت عظام ہوں، ہمیں انہیں قرآن کی روشنی میں دیکھنا ہے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیکھنا ہے، اگر تاریخ اس کے مطابق ہوگی تو تسلیم کی جائے گی، اگر مخالف ہوگی تو ہم قرآن کے مقابلے میں تورات، زبور، انجیل کو ماننے کے لئے تیار نہیں تو ان تاریخ کی کتابوں کو کیسے مانیں گے۔ مفتی محمد طاہر مسعود نے اپنے خطاب کے دوران خاصی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مولانا محبوب الحسن طاہر اور ان کی پوری ٹیم کو کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دی اور فرمایا کہ بھلوال کی تاریخ میں ایسا اجتماع آج تک میں نے نہیں دیکھا، اپنے خطاب میں انہوں نے فرمایا کہ علماء کرام نے امت مسلمہ کو عقیدہ ختم نبوت اتنا سمجھا دیا ہے، سمجھا رہے ہیں، اور جب تک یہ دھرتی قائم ہے سمجھاتے رہیں گے اور اس حقیقت کو بیان کرتے رہیں گے کہ ایک مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے، مگر عقیدۂ ختم نبوت پر کبھی سمجھوتا نہیں کرسکتا، اگر ہمیں اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے جان بھی دینا پڑی تو پرواہ نہیں کریں گے اور ہمارا ایمان ہے جو لوگ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں ہیں وہ کل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استقبال کریں گے اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے قافلے کے ساتھ جنت ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے اختتامی کلمات کہتے ہوئے تمام اکابر علماء کرام بالخصوص سیدی و مرشدی حضرت مولانا محب اللہ دامت برکاتہم العالیہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، محبوب العلماء مفتی محمد طاہر مسعود، امیر جمعیت علماء اسلام سرگودھا مفتی محمد شاہد مسعود و دیگر اکابر علماء، مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے علماء کرام، کارکنان اور قافلوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ عظیم الشان فقید المثال کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے تمام کارکنان کی شب و روز کی محنت کا ثمرہ ہے، ان کارکنان نے جان، مال، وقت تینوں کی قربانی دی اور بھرپور انداز سے اس کانفرنس کی مہم چلائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنان کی زندگیوں میں برکت دے اور اسی طرح شہر بھر کے تاجر حضرات، اساتذہ کرام، طلباء اور ہر شعبہ سے وابستہ عاشقان مصطفیٰ نے جس والہانہ انداز میں شرکت کرکے کانفرنس کو کامیاب بنایا، ہم تمام کے مشکور ہیں اور ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہوکر خالص رب کی رضا کے لئے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے اور آج سے ہی آئندہ کانفرنس کی تیاری کا عزم کرتے ہوئے بھرپور محنت شروع کردیں گے۔ آخر میں رات تقریباً ڈیڑھ بجے سیدی و مرشدی حضرت مولانا محب اللہ کے اختتامی کلمات و رقت آمیز دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا، اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

"نیند" ایک عظیم نعمت خداوندی

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

حق تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک اہم ترین نعمت پرسکون نیند بھی ہے۔ نیند قدرت کی وہ عظیم دَین ہے جو خالق کی عظمت و ربوبیت کی گواہ، اور اس کی بے مثال صنعت وکاریگری کی شاہ کار ہے۔ یہ ایک پیدائشی چیز ہے جو غیر شعوری طور پر آدمی کی فطرت اور ساخت میں داخل ہے۔ اس کا انسانی ضرورت کے مطابق ہونا ہی اس بات کی شہادت ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں، بلکہ خدائے حکیم نے ایک مضبوط و مستحکم نظام کے مطابق جان داروں کی راحت رسانی کے لئے اِسے وضع فرمایا ہے۔ انسان کو بس اتنا معلوم ہے کہ جب وہ دن بھر کی محنت ومشقت کے بعد تھکا ہارا بستر پر آتا ہے تو بے ساختہ نیند اسے آ دبوچتی ہے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق جب انسان گہری نیند سوجاتا ہے، تب دماغ کا کارخانہ اپنے اندرون بھر کے کام کاج کے دوران صحت کو نقصان پہنچانے والے جمع شدہ زہریلے فضلے کو نکال باہر کرتا ہے اور پورے دماغ کی مرمت کرکے اُسے نئی توانائی فراہم کرتا ہے، جس سے دماغ اور اس کی وساطت سے سارا جسم ازسرِنو مضبوط ومتحرک ہوجاتا ہے۔ چناں چہ نیند کا آنا، نیند سے تھکن کا دور ہونا، پھر تھکن دور ہونے پر تازہ دم ہو کر از خود ہی بیدار ہوجانا، یہ سب قوتیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں جو سراسر حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں۔

حالتِ نوم کس طرح طاری ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں ایک انسان کس طرح چست وتوانا ہوجاتا ہے، اس حقیقت کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، اس پورے نظام میں انسانی ارادے کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں نیند کو دافع کلفت اور باعث سکون قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا: تمہاری نیند کو تھکن دور کرنے کا ذریعہ ہم نے بنایا۔ (النباء)

اس آیت کریمہ کے ذیل میں حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہاں حق تعالیٰ نے انسان کی راحت کے سب سامانوں میں سے خاص طور پر نیند کا ذکر فرمایا ہے۔ غور کیجیے تو یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اور اس نعمت کو حق تعالیٰ نے پوری مخلوق کے لئے ایسا عام فرمادیا ہے کہ امیر، غریب، عالم، جاہل، بادشاہ اور مزدور سب کو یہ دولت بہ یک وقت عطا ہوتی ہے؛ بل کہ دنیا کے حالات کا تجربہ کریں تو غریبوں اور محنت کشوں کو یہ نعمت جیسی حاصل ہوتی ہے، وہ مال داروں اور دنیا کے بڑوں کو نصیب نہیں ہوتی۔ نیند کی نعمت گدوں، تکیوں یا کوٹھی بنگلوں کی فضا کے تابع نہیں ہے، یہ تو حق تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو براہِ راست اس کی طرف سے ملتی ہے۔ بعض اوقات مفلس کو بغیر کسی بستر تکیے کے، کھلی زمین پر یہ نعمت فراوانی سے دے دی جاتی ہے اور بعض اوقات ساز وسامان والوں کو نہیں دی جاتی، ان کو خواب آور گولیاں کھا کر حاصل ہوتی ہے اور بعض اوقات وہ گولیاں بھی کام نہیں کرتیں۔

(ملخص از معارف قرآن)

نیند کی جو حقیقت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے، اس سے زیادہ نہ کسی نے بیان کی ہے اور نہ کوئی بیان کرسکتا ہے، نیند کو موت کی بہن قرار دیتے ہوئے حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے، اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوتی، ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کرلیتا ہے،) پھر جن کے بارہ میں اس نے موت کا فیصلہ کرلیا۔ انہیں اپنے پاس روک لیتا ہے، اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (الزمر)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں کہ قبض روح کے معنی اس کا تعلق بدن انسانی سے قطع کردینے کے ہیں۔ کبھی یہ ظاہراً وباطناً بالکل منقطع کردیا جاتا ہے، اسی کا نام موت ہے۔ اور کبھی صرف ظاہراً منقطع کیا جاتا ہے، باطناً باقی رہتا ہے، جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ صرف حس اور حرکت ارادیہ جو ظاہری علامتِ زندگی ہے، وہ منقطع کردی جاتی ہے اور باطناً روح کا جسم کے ساتھ تعلق باقی رہتا ہے، جس سے وہ سانس لیتا ہے اور زندہ رہتا ہے؛ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ روحِ انسانی کو

عالم مثال کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرکے اس عالم سے غافل اور معطل کردیا جاتا ہے، تاکہ انسان مکمل آرام پاسکے، اور کبھی یہ باطنی تعلق بھی منقطع کردیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کی حیات بالکلیہ ختم ہوجاتی ہے۔ (تفسیر مظہری)

نیند کا ذکر قرآن مجید میں:

نیند خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جسے قرآن مجید میں احسان وامتنان کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، ارشاد باری ہے: ''اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔'' (الروم) اسی مضمون کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان کیا گیا: ''اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (روزی) تلاش کرسکو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' (سورۃ القصص)

پُرسکون نیند کی بنیادی ضرورت اندھیرا اور شور شرابے کا نہ ہونا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رات کو تاریک بنا کر پُرسکون نیند کی ان فطری ضرورتوں کو پورا کردیا، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ''اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ پوش اور نیند کو راحت اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔'' (سورۃ الفرقان) دوسرے مقام پر یوں فرمایا: ''اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن کو ہر چیز دکھانے والا بنایا۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔'' (سورۃ غافر)

نیند کا ذکر احادیث مبارکہ میں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں متعدد مواقع پر رات میں آرام کرنے کی اہمیت وضرورت کو اجاگر فرمایا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں سے بعض نے کہا: میں نکاح (شادی بیاہ) نہیں کروں گا، بعض نے کہا: میں گوشت نہ کھاؤں گا، بعض نے کہا: میں رات میں نہ سوؤں گا، بعض نے کہا: میں مسلسل روزے رکھوں گا، کھاؤں پیوں گا نہیں۔ یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے (لوگوں کے سامنے) اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ (مجھے دیکھو) میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، اور عورتوں سے شادیاں بھی کرتا ہوں۔ (سن لو) جو شخص میری سنت سے اعراض کرے (میرے طریقے پر نہ چلے) سمجھ لو، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (نسائی) اس روایت سے معلوم ہوا کہ رات کا ایک حصہ آرام وسکون حاصل کرنے کے لئے ہے، اس میں آرام کرنا ہی شریعت کا تقاضا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو، اور پھر دن میں بھی روزے رکھتے ہو۔ میں نے کہا: جی ہاں، میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھیں بیٹھ جائیں گی اور تمہاری صحت کمزور پڑے گی۔ جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ کبھی روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو۔ قیام بھی کرو اور سو بھی۔ (بخاری) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بخشش وکرم کی انتہا دیکھئے کہ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی برکت سے ہماری نیند کو بھی عبادت بنادیا ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا۔ اور جس نے عشاء اور فجر دونوں جماعت سے پڑھیں، اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔'' (مسلم) بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع کرتے ہوئے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کریں۔

اجلاس علماء کرام، ائمہ مساجد اور مہتممین مدارس

کراچی.....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیڈرل بی ایریا گلبرگ ٹاؤن میں جماعتی کام کے فروغ کے لئے حضرات علماء کرام، ائمہ مساجد اور مہتممین مدارس کا اجلاس جامعۃ الصالحات عزیز آباد نمبر ۸ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے۔ مشاورت کے ساتھ حلقہ فیڈرل بی ایریا کو دس حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ آنے والے حضرات نے علاقہ میں تحفظ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے متعلق عوام کو آگاہ کرنے کے لئے جماعت کے نظم کے مطابق کام کرنے کا عزم کیا۔ اجلاس میں مفتی اکرام الرحمٰن، مفتی محمد خرم عباسی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد سہیل، مولانا محمد ابوبکر، مولانا سعید اللہ، مولانا عبدالرحمٰن، قاری محمد عابد کے علاوہ دیگر حضرات نے شرکت کی۔

نینداور مسلم معاشرہ:

نیند کی اس راحت بخش نعمت کا اسلام نے بہت خیال رکھا ہے اوراس کے لئے مختلف آداب و احکام بیان کیے گئے ہیں جو صحت بخش نیند اور پرسکون زندگی کا سبب ہیں۔چناں چہ رات کو عشاء کے بعد جلدی سونا' تہجد میں اٹھنا' نماز فجر سے پہلے تھوڑا آرام کر لینا اور پھر نماز فجر ادا کرنا' اشراق تک ذکر اذکار میں مگن رہنا اور اشراق کی نفل نماز کے بعد دن کے کام کاج میں مشغول ہوجانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔اسی سنت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اپنایا اور امت مسلمہ صدیوں اس سنت پر کاربند رہی ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔''(صحیح بخاری)

ڈاکٹر حمزۃ الحمزاوی نے اپنے لیکچر "The Sleeping of Art" میں نینداوراس کے اوقات کے حوالے سے بیش قیمت افادات بیان فرمائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق: عشاء کے بعد ۹ سے ۱۲ بجے کے درمیان سونا سب سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ایک انسان اپنی نیند کا ۸۰ فیصد حصہ ان اوقات میں پورا کر سکتا ہے؛ کیونکہ ان اوقات میں نیند کے لئے خاص برکت رکھی گئی ہے،سواس وقت کی صرف ایک گھنٹے کی نیند تین گھنٹے کی نیند کے برابر ہے۔ پھر رات ۱۲ سے ۲ بجے کے درمیان سونے سے انسان کی ۲۰ فیصد گہری نیند پوری ہوجاتی ہے۔اس وقت ایک گھنٹے کی نیندایک گھنٹے کے برابر ہے۔اس کے بعد کا سونا انسان کے لئے زیادہ فائدہ مند نہیں۔ ۲ بجے سے ۵ بجے تک یعنی فجر سے پہلے کے اوقات کچھ یاد کرنے،مطالعہ کرنے اور دیگر دماغی کاموں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ۵ بجے سے طلوع آفتاب کے بعد تک سونا بالکل بھی فائدہ مند نہیں، اس وقت سونے میں کوئی برکت نہیں، بلکہ یہ سارا دن کاہلی سستی اور توجہ میں کمی کا باعث ہے۔

نیند وہ ارزاں نعمت ہے جسے ہم اکثر نظرانداز کردیتے ہیں اور ہمیں اس پر شکر گزاری کی توفیق بھی نہیں ملتی، بلکہ بسا اوقات ہم اپنی بے حسی اور عدم ابتلا کے سبب اس کی اہمیت و افادیت کو محسوس نہیں کرتے۔درحقیقت وہی لوگ اس نعمت کے حقیقی قدر شناس ہوتے ہیں، جو خدا کی طرف سے کسی تکلیف میں مبتلا ہوں یا مسلسل جاگنے کی بیماری سے دوچار۔

یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے صحت و غذا کے حوالے سے اپنی بے اعتدالی اور وقت کے عدم انضباط کی بنا پر نیند جیسی انمول نعمت کو مصیبت بنا رکھا ہے۔بڑے شہروں کے مسلم اکثریتی علاقوں کا حال یہ ہے کہ مسلمان رات رات بھر جاگنے اور آدھا آدھا دن سونے کے عادی بن چکے ہیں؛جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت کی دعا دی ہے۔(ترمذی)اور ایک روایت میں تو صبح کے سونے کو رزق کے لئے مانع قرار دیا ہے۔آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اسلامی نظام کے مطابق اپنے شب و روز گزارنے کی عادت ڈالیں، بالخصوص رات دیر گئے تک جاگنے اور دوسرے دن ظہر تک سوتے پڑے رہنے کی منحوس عادت کو ترک کریں، تبھی جا کر ہم دین و دنیا کے ہر میدان میں عروج و سربلندی سے ہم کنار ہوسکتے ہیں۔☆☆

انتقالِ پُرملال

ٹوبہ ٹیک سنگھ(مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن و معاون لالہ عطاء الرحمٰن بٹ ۱۹۶۳ء میں لالہ عبدالعزیزؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ان کے دادا لالہ فیروز دینؒ کا پورا خاندان ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معروف دینی وسماجی گھرانا شمار ہوتا ہے۔علماء کرام اور دینی تنظیموں کے ساتھ وابستگیاں، ہر تحریک و تنظیم اور غریب گھرانوں کی کفالت اور یتیم بچیوں کی سرپرستی اس گھر کا خاصہ ہے۔لالہ عطاء الرحمٰن اسی شہر میں پڑھے اور بڑھے، دین اور دینی کاموں سے وابستگی ہمیشہ رہی۔خصوصاً اپنے دادا،اسیر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء،لالہ فیروز دینؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دلی رجحان و دلچسپی تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے ساتھ زیادہ رہا۔چناب نگر کانفرنس اور ٹوبہ ختم نبوت کانفرنس میں ہمیشہ دامے درمے سخنے دست و بازو بنتے تھے۔۲رجنوری ۲۰۲۱ء، بروز ہفتہ دن ۹ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، نماز جنازہ گوشالہ قبرستان ٹوبہ میں مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ کے ساتھ ہی مولانا محمد سعد اللہ لدھیانوی نے پڑھائی۔ایک موقع پر مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ نے لالہ عطاء الرحمٰن سے فرمایا تھا کہ عطاء الرحمٰن! ہم اکٹھے جائیں گے۔خدا کی شان کہ جنازہ بھی اکٹھے اور تدفین بھی بالکل قریب، گویا کہ اکٹھی ہوئی۔ جنازہ میں مذہبی اور سیاسی شخصیات مثلاً شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ،مولانا محمد اسحاق ساقی،مولانا عبدالحکیم نعمانی،مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ،مولانا محمد رفیق انور چشتی،مولانا برق،مولانا شمس الزمان قادری،مولانا محمد احمد لدھیانوی کے علاوہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث علماء کرام ومشائخ عظام،حفاظ وقراء کرام،طلبا اور کثیر عوام الناس نے شرکت فرمائی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

کوئٹہ کا روحانی سفر

آخری قسط

حافظ محمد احمد احسان سبطین

جامعہ مطلع العلوم:

جامعہ مطلع العلوم کی بنیاد معروف عالم دین، پیر طریقت حضرت مولانا عرض محمد رحمہ اللہ نے ۱۹۴۲ء میں رکھی تھی، جامعہ مطلع العلوم کا شمار بلوچستان کے معروف اور بڑے اداروں میں ہوتا ہے۔ مولانا عرض محمد کے بعد مولانا عبدالواحد رحمہ اللہ نے اس جامعہ کا انتظام سنبھالا اور اسے بہت عروج پر پہنچایا۔ آج کل مولانا حافظ حسین احمد اس کے مہتمم ہیں اور مولانا عبدالواحد صاحب کے صاحبزادے مولانا رشید احمد نائب مہتمم ہیں۔

جمعرات کے روز کراچی سے مفتی انعام اللہ صاحب جو مدرسہ معاذ بن جبل کے مہتمم اور حضرت ڈاکٹر صاحب کے خلیفہ ہیں اپنے صاحبزادے مولانا عبدالرحمن کے ہمراہ بائی روڈ کوئٹہ پہنچے، حضرت کے متعلقین میں سے مولانا محمد اکرم، مولانا محمد طاہر، قاری بابر بھی جمعرات کو کوئٹہ پہنچے، جب کہ اگلے دن جمعہ کی صبح کو مولانا محمود (خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر صاحب)، مولانا احسان الٰہی مدنی، مولانا نورولی، بھائی مبشر اور بھائی طاہر کراچی سے اور مولانا حافظ عبدالباسط لاہور سے کوئٹہ پہنچے تا کہ حضرت کی صحبت اور افادات سے مستفید ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد حافظ خلیل نے اپنے گھر پر ضیافت کا اہتمام کیا ہوا تھا، مہمانوں کے علاوہ علماء اور معززین کی ایک بڑی تعداد مدعو تھی، ماشاء اللہ بڑی پر تکلف دعوت تھی، دسترخوان انواع و اقسام کے کھانوں سے مزین تھا۔

بقیہ تین دن حافظ خلیل احمد کے یہاں ہی قیام رہا، حافظ صاحب، مولانا عبدالشکور اور ان کے اہل خانہ نے تمام مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور آرام پہنچانے میں ہر طرح کا اہتمام کیا، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو بہت برکتیں عطا فرمائے اور اپنی شان کریمی کے مطابق بدلہ عطا فرمائے۔

حافظ خلیل احمد، مولانا عبدالواحد صاحب کے صاحبزادے ہیں، بہت اچھی اور شاہانہ طبیعت کے مالک ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں دین اور دنیا دونوں سے نوازا ہے۔ اچھے عمدہ حافظ قرآن ہیں، ان کا دسترخوان ہمیشہ وسیع ہوتا ہے، دین کے کاموں میں خوب خرچ کرتے ہیں، جمعیت علماء اسلام کے فعال اور متحرک کارکن ہیں۔

حافظ صاحب کے والد مولانا عبدالواحد صاحب بھی ایک جید عالم دین تھے، دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے امیر اور مرکزی نائب امیر کے عہدے پر فائز رہے۔

حضرت مولانا عرض محمد رحمہ اللہ کے فرزند نسبتی اور حافظ حسین احمد کے بہنوئی تھے۔ حافظ رشید احمد (نائب مہتمم جامع مطلع العلوم) بھی مولانا عبدالواحد رحمہ اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ مولانا عبدالشکور جو حضرت ڈاکٹر صاحب کے خلیفہ مجاز بھی ہیں اور مطلع العلوم میں استاذ بھی ہیں، وہ بھی مولانا عبدالواحد مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ مولانا عبدالشکور، حضرت کی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں۔

ڈھاڈر کا سفر:

۳۰ر اکتوبر بروز جمعہ ڈھاڈر کا پروگرام تھا، ڈھاڈر بلوچستان کا سبی سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر ہے، وہاں مطلع العلوم کی شاخ ہے، گزشتہ زمانوں میں کوئٹہ میں گیس وغیرہ نہیں ہوتی تھی، سردی بھی نسبتاً زیادہ پڑتی تھی، اس لئے سردیوں میں اکثر مدارس ان علاقوں میں آجاتے تھے، جہاں سردی کم پڑتی تھی تو مطلع العلوم میں پڑھنے والے طلباء ڈھاڈر آجاتے تھے اور سردیوں میں یہاں پڑھائی ہوتی تھی، نواب آف قلات نے یہ جگہ مولانا عرض محمد قدس سرہ کو دی تھی، یہاں نواب آف قلات کی بنائی ہوئی خوبصورت مسجد ہے، آج کل وہاں صرف حفظ کی کلاسیں ہوتی ہیں۔

ڈھاڈر کا سفر کوئٹہ سے دو سے ڈھائی گھنٹہ کا ہے، لیکن اس دن ۱۲ر ربیع الاول کی وجہ سے کوئٹہ

شہر کے راستے بند تھے، اس لئے کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ہمارا آٹھ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ تین گھنٹوں میں پہنچا، جمعہ کی نماز کا وقت ڈیڑھ بجے تھا، ہم ڈیڑھ بجے وہاں پہنچے ،لوگ انتظار کر رہے تھے، حضرت ڈاکٹر صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل مختصر خطاب کیا جس میں فرمایا کہ :ہمارا دین، ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کا مجموعہ ہے، لیکن قیامت کے دن میزان عدل میں سب سے وزنی چیز اخلاقیات ہوگی۔ اخلاقیات کی قسمیں ہیں: (۱) اخلاق حسنہ یعنی ادلے کا بدلہ جس نے جتنا کیا ہے ، بدلہ میں اتنا ہی کرنا ، بال برابر بھی زیادتی نہ کرنا۔ دوسری قسم ہے:اخلاق کریمہ،یعنی بدلہ نہ لینا بلکہ معاف کر دینا۔

تیسری قسم ہے: اخلاقِ عظیمہ،صرف یہی نہیں کہ بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا، بلکہ اس کے ساتھ احسان کرنا۔ یہ اخلاق کا سب سے اونچا درجہ ہے، اسے اخلاقِ عظیمہ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انہی ’’اخلاقِ عظیمہ‘‘ کی تعریف کی گئی ہے کہ آپ اخلاقِ عظیمہ کے اونچے درجے پر فائز ہیں۔ ہم چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں، لہٰذا ہمیں بھی اخلاقِ عظیمہ کو اپنانا چاہیے۔

نماز کے بعد مدرسہ کا معائنہ کیا اور اس کے بعد ہم مدرسہ کے نزدیک واقع امام صاحب کے گھر گئے، جہاں دوپہر کے کھانے کا اہتمام تھا۔ کھانے کے بعد امام صاحب نے اپنے بچوں کو حضرت سے ملوایا اور بتایا کہ ایک حافظ قرآن ہے، دوسرا حفظ کر رہا ہے اور پھر بتایا کہ جس جگہ آپ تشریف فرما ہیں کسی زمانہ میں یہ مندر ہوا کرتا تھا، الحمدللہ آج یہاں حافظ قرآن رہتے ہیں۔

عصر کی نماز مدرسہ کی مسجد میں پڑھی اور وہاں سے سِبی کے قبرستان گئے اور مولانا عرض محمد صاحب کی قبر پر فاتحہ پڑھی، حضرت نے تھوڑی دیر مراقبہ فرمایا۔ مولانا عرض محمد صاحب اونچے درجے کے عالم بھی تھے اور اپنے وقت کے شیخ طریقت بھی تھے،دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ سے حدیث پڑھی تھی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ تھے۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئٹہ کے لئے واپسی کا سفر شروع ہوا۔ مغرب کی نماز راستہ کی ایک مسجد میں ادا کی، راستہ میں ہی بولان ہوٹل پر چائے پی اور عشاء کی نماز ادا کی۔

جب ہم بولان کے پہاڑی سلسلہ والے راستہ پر پہنچے تو مچھ سے پہلے ٹریفک حادثے کی وجہ سے راستہ بند تھا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹریفک رکی رہی۔ اللہ اللہ کر کے راستہ کھلا، قافلہ روانہ ہوا۔ سید طارق صاحب کے گھر پر رات کا کھانا تھا، وہاں ہم گیارہ بجے کے قریب پہنچے۔ سید طارق صاحب نے بھی بہت زیادہ اہتمام کیا تھا، ان کا دسترخوان کوئٹہ کی روایتی مہمان داری کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔

ہفتے کے دن کی مصروفیات:

۳۱/اکتوبر ہفتہ کے دن میں، عبدالحسیب بھائی اور عدنان بھائی حافظ صاحب کے بھانجے علی بھائی کے ساتھ پاکستان کی خوب صورت ترین جگہ زیارت گھومنے کے لئے گئے۔ راستہ میں اونچے اونچے پہاڑ، پھلوں سے لدے باغات اور صنوبر کے درخت قدرت کا حسین منظر پیش کر رہے تھے۔ زیارت میں موسم کوئٹہ کی نسبت زیادہ ٹھنڈا تھا، وہاں پہنچ کر ہم نے ظہر کی نماز ادا کی اور پھر تاریخی مقام قائداعظم ریزیڈینسی دیکھنے چلے گئے۔ وہاں ہماری معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ اس کے بعد ہم خرواری بابا کے مزار گئے جو زیارت کے نام کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ عصر کے وقت ہم کوئٹہ کے لئے نکلے۔ عشاء کی نماز کے بعد ہم کوئٹہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی محمدی مسجد پہنچے۔

ہفتہ کا دن حضرت ڈاکٹر صاحب کا بہت مصروف گزرا، ناشتہ کے بعد حضرت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر گئے۔ کیوں کہ کچھ دن قبل ہی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پرانا دفتر فروخت کرکے نیا دفتر خریدا تھا، اس لئے مفتی خالد صاحب نے حضرت سے درخواست کی کہ دفتر میں دعا کرائی ہے۔ مولانا محمد اویس صاحب مبلغ ختم نبوت نے اپنے رفقاء کے ہمراہ حضرت کو خوش آمدید کہا اور حضرت کو دفتر کا معائنہ کروایا۔ اس موقع پر مولانا محمد اویس صاحب نے بتایا کہ کوئٹہ میں ختم نبوت کا سب سے پہلا دفتر ’’لیاقت بازار‘‘ میں خاور جیولرز کے اوپر تھا جو ایک بیوہ کا گھر تھا، وہ جگہ اس خاتون نے بیچنے کا ارادہ کیا اور جگہ خالی کرنے کا تقاضا کیا تو ہمارے امیر قاری منیر صاحب نے فی الفور جگہ خالی کرنے کا حکم دیا، کیوں کہ یہ بیوہ کی جگہ تھی۔ جگہ فوراً خالی کر دی گئی اور دفتر کا تمام سامان سنہری مسجد میں منتقل کر دیا۔ اس کے بعد ساتھیوں نے جگہ تلاش کرنا شروع کی تو آرٹ اسکول روڈ پر ایک جگہ ملی، وہ بھی گھر تھا۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ لاکھ روپے تھی، یہ بات ہے ۱۹۸۷ء کی۔ اس وقت ساتھیوں کے پاس رقم نہیں تھی، اس کے لئے چندہ جمع کیا تو تقریباً

ڈھائی لاکھ روپے جمع ہوگئے، کوئٹہ کے ذمہ داران کا ایک وفد کراچی گیا اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت یہ چندہ جمع ہوا ہے۔ باقی جو کمی ہے، آپ اس کو پورا فرمادیں، تو حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے باقی رقم کا بندوبست کیا اور دفتر خرید لیا گیا، پھر وقت گزرتا گیا، پہلے وہاں سب گھر تھے (رہائشی علاقہ تھا)، آہستہ آہستہ پورا اسکول روڈ، بازار میں تبدیل ہوگیا اور یہ جگہ کمرشل ہوگئی۔ اس دفتر میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف لدھانوی شہیدؒ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اور آپ حضرات آتے تھے۔ حضرت لدھیانویؒ اور حضرت جلال پوریؒ نے فرمایا کہ آپ دوست دوبارہ صحیح طور پر اس کی تعمیر کریں، اگر ہمارے تعاون کی ضرورت پڑی تو ہم آپ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

خیر وقت گزرتا گیا، مگر اس پر عمل نہ ہوسکا۔ مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں کئی مرتبہ یہ بات آئی کہ اس جگہ کی تعمیر کی جائے یا فروخت کیا جائے تو ۲۰۲۰ء میں وہ پرانا دفتر جو آرٹ اسکول روڈ پر تھا، اسے فروخت کردیا گیا اور یہ جگہ خریدی گئی ہے۔ اس نئی جگہ کی خریداری میں دو کروڑ روپے کم پڑ رہے تھے، جو مرکز نے عطا کئے۔ اس طرح یہ وسیع جگہ خریدی گئی۔ حضرت، یہ تفصیل سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعاؤں سے نوازا۔

چند ماہ قبل کوئٹہ مرکز کے امام قاری حبیب الرحمٰن صاحب وفات پاگئے تھے، وہ ڈیرہ اسماعیل خان کے رہنے والے تھے، حضرت کا ان سے خاص تعلق تھا، حضرت کی خواہش تھی کہ ان کے گھر تعزیت کے لئے جانا ہے، ان کے صاحبزادے مفتی زبیر صاحب کو اطلاع دی گئی تو ان کا گھر دفتر سے قریب ہی تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ زحمت نہ فرمائیں، میں خود حاضر ہوتا ہوں۔ وہ تشریف لائے، حضرت نے ان سے تعزیت کی، قاری صاحب کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ وہاں سے فارغ ہوکر حضرت ڈاکٹر صاحب، قاری صاحب کی قبر پر گئے۔ وہاں سے فارغ ہوکر بلیلی کے علاقہ میں پہنچے، جہاں مولانا عبدالرحمٰن صاحب ایک بڑا مدرسہ اور مسجد "جامعۃ الحرمین" کے نام سے تعمیر کررہے ہیں، وہاں ظہر کی نماز پڑھی، دعا فرمائی۔ وہاں سے فارغ ہوکر محمدی مسجد پہنچے۔ راستہ میں قاری ارشد یامین صاحب انتظار میں تھے، ان کی مسجد گئے، وہاں حضرت نے دعا فرمائی۔

محمدی مسجد میں بیان:

جب محمدی مسجد پہنچے تو طلبہ، اساتذہ استقبال کے لئے کھڑے تھے، وہاں ٹیوب ویل کی کھدائی ہورہی تھی، اس کے لئے حضرت نے دعا فرمائی، مدرسہ پہنچنے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور حضرت کو آرام کے لئے لٹادیا گیا۔ عصر کے بعد مفتی خالد محمود صاحب نے طلبہ سے بیان کیا۔ محمدی مسجد کے خطیب ہیں مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا عبدالرحمٰن ایک جید عالم دین، ممتاز خطیب اور بے مثال واعظ ہیں، ان کے بیانات دل سے نکلتے ہیں اور دل پر اثر کرتے ہیں، کا مصداق ہیں، دارالعلوم کراچی کے فاضل، مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ اور مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے خلیفہ ہیں، باقاعدہ ذکر کا حلقہ بھی قائم کرتے ہیں، جمعیت علماء اسلام کوئٹہ کے امیر ہیں۔ مسجد کے ساتھ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کے نام سے مدرسہ بھی قائم ہے، جس میں درجہ حفظ وناظرہ سے لے کر تخصصات تک کے درجات ہیں۔ اس وقت اس مدرسہ میں تقریباً ۶۰۰ طلبا زیر تعلیم ہیں، اور اس کے علاوہ بنات کا شعبہ بھی قائم ہے۔

مغرب کی نماز مفتی انعام اللہ صاحب نے پڑھائی، نماز کے بعد مفتی صاحب نے حضرت کا مختصر تعارف کرایا، اس کے بعد حضرت کا تقریباً ایک گھنٹے سے زائد بیان ہوا۔ بیان میں حضرت نے فرمایا کہ علماء ہمارے سر کے تاج ہیں، ہمیں علماء سے محبت ہے۔ کل اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ ہمارے لئے کیا لائے تو میں کہوں گا کہ علماء کی محبت لایا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ چونکہ ربیع الاول کا مہینہ ہے، اس لئے کچھ سیرت پر بات ہوگی اور اس کے بعد نسبت اور تزکیہ پر بات ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت تھے، آپ کی اس رحمت کا سب سے زیادہ ظہور فتح مکہ کے موقع پر ہوا کہ آپ نے سب کو معاف فرمادیا۔ آپ مکہ کے لوگوں سے فارغ ہوکر طائف تشریف لے گئے، شاید وہ مان لیں، مگر انہوں نے بدسلوکی کی حد کردی، مگر آپ رحمت اللعالمین تھے، آپ نے ان کے حق میں بھی دعا فرمائی، ہمارے آقا صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے، اس کے بھی متعدد واقعات بیان کئے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق عظیمہ والے تھے، اللہ رب العزت نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کی تعریف کی ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں اخلاق کی کمی ہے جب کہ کل قیامت کے دن سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔

تزکیہ کی بات کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ذکر نہیں کرتے، ہمارے دل منور نہیں ہیں، اسی لئے نہ ہماری نمازوں میں جان ہے، نہ عبادت میں دل لگتا ہے۔ضرورت ہے اس بات کی کہ اس دل کو منور کیا جائے، دل منور ہوتا ہے ذکر اللہ سے، سنتوں پر عمل کرنے سے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر چار مرتبہ چاک کیا گیا اور آپ کے دل کو ایمان، حکمت اور نور سے بھر دیا گیا۔آپ کا قلب اطہر سب سے زیادہ منور تھا، جب یہ نور صحابہ کرامؓ کے دلوں پر پڑتا تھا تو ان کے دل بھی منور ہو جاتے تھے، انہیں زیادہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔مگر ہمارا دل ظلمتوں سے بھرا ہوا ہے، اس لئے اسے منور کرنے کے لئے ذکر کی ضرورت ہے، ذکر اللہ کے ساتھ روزانہ تلاوت کیا کرو گے، ہر روز ایک پارہ تلاوت کرو، حفاظ تین پارے تلاوت کریں۔اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب کیا کریں۔ایک بزرگ جنت البقیع میں گئے، بہت سے اللہ والے دل کی آنکھ رکھتے ہیں، وہاں بہت کچھ دیکھ اور سن لیتے ہیں جو دوسرے نہیں سن سکتے۔تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ ہم بے وفا نہیں ہیں، ہم سفارش کریں گے، شفاعت کریں گے۔تو میرے بھائیو! بزرگوں کو ایصال ثواب کی بڑی برکات ہیں، تو اب ایصال ثواب کرلیں، پھر ذکر کرتے ہیں۔

اس کے بعد ذکر کا حلقہ ہوا، مراقبہ ہوا اور آخر میں دعا فرمائی، مسجد کا اندرونی ہال پورا بھرا ہوا تھا، باہر بھی خاصی تعداد میں لوگ تھے۔علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام کے متعدد رہنما تشریف لائے ہوئے تھے۔انہوں نے حضرت سے خصوصی ملاقات کی۔کھانے کے بعد کئی حضرات نے حضرت سے بیعت کی۔

میں نے اس سفر میں نوٹ کیا کہ حضرت ڈاکٹر صاحب نے تقریباً ہر بیان میں ذکر اللہ پر اور اخلاق کی درستی پر بہت زیادہ زور دیا۔

یکم نومبر کو صبح دس بج کر چالیس منٹ پر حضرت کی اسلام آباد کے لئے فلائٹ تھی، اس لئے ۹ بجے گھر سے ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہونا تھا۔حافظ خلیل صاحب نے وقت پر ناشتہ تیار کروا کر دستر خوان لگایا، بہت سے علماء، حافظ خلیل احمد کے گھر پر آئے ہوئے تھے، سب کو ناشتہ کروایا۔ مولانا عبدالرحمٰن رفیق صاحب اپنے مدرسہ کے متعدد اساتذہ اور دورہ حدیث کے طلبا کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے، ناشتہ کے بعد حضرت نے ان دورہ حدیث کے طلباء کو بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھائی اور دعا فرمائی، دعا کے بعد حضرت نے کچھ رومال، عطر کی شیشیاں اور تسبیح علماء وطلباء میں تقسیم فرمائیں۔ان تمام امور سے فارغ ہو کر ہم ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

بہت سے علماء اور متعلقین آپ کو رخصت کرنے کے لئے ایئر پورٹ آئے ہوئے تھے، اسی دن ہماری کراچی کے لئے تین بج کر چالیس منٹ پر فلائٹ تھی، اس طرح یہ مبارک سفر اختتام پذیر ہوا۔یہ میرے لئے زندگی کا ایک یادگار اور خوش گوار سفر تھا، اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت اقدس کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے، آمین۔☆☆

عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان شرط ہے: علماء ومبلغین ختم نبوت کا جمعہ سے خطاب

لاہور.....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، سیکریٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا عبدالشکور یوسف، قاری عبدالعزیز، قاری ظہورالحق، مولانا خالد محمود، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا سعید وقار نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک آفاقی دین ہے، انسانیت کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانا دین اسلام کا طرہ امتیاز ہے، منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا تعاقب کرنے کے لئے اور استعماری قوتوں کے خلاف ہم نبرد آزما ہیں۔ہم منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا ہر سطح پر تعاقب جاری رکھیں گے۔ختم نبوت پر جب تک غیر متزلزل ایمان نہ ہو، اس وقت تک انسان کامل واکمل مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔کامل مومن ہونے کے لئے اسلام کی بنیادی شرائط میں پہلی شرط ختم نبوت پر کامل واکمل یقین ہے۔انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا مسئلہ صرف علماء کرام کا نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔کوئی مسلمان اس کو غیر مؤثر کرنے کی اجازت نہیں دے گا، بلکہ ہر امتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے، انہوں نے کہا کہ ختم نبوت ہمارا عقیدہ ہے، مسئلہ نہیں، اور ہم اپنے عقیدے پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

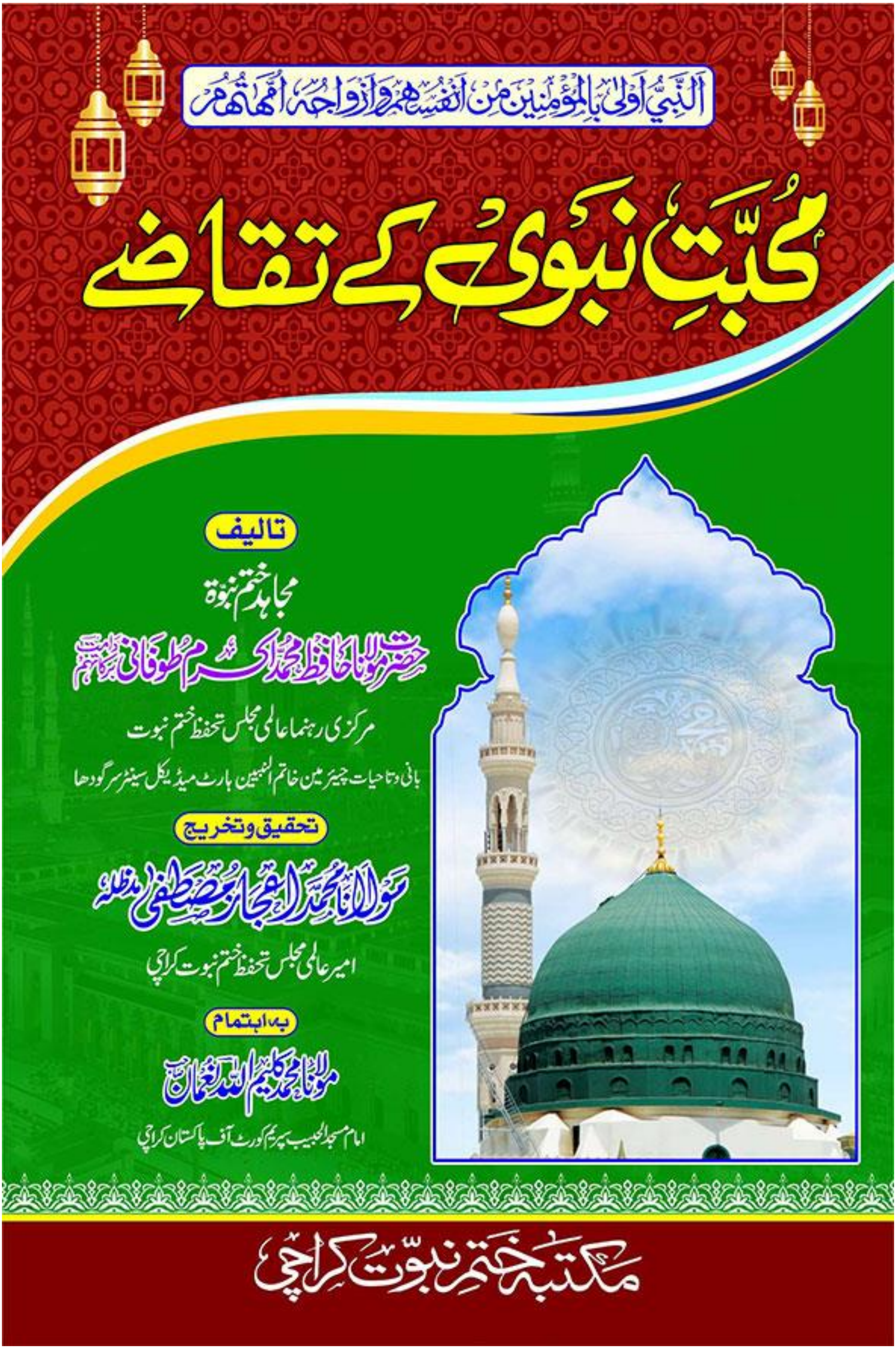
النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم
محبتِ نبوی کے تقاضے
تالیف
مجاہد ختم نبوۃ
حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
بانی وتاحیات چیئرمین خاتم النبیین ہارٹ میڈیکل سینٹر سرگودھا
تحقیق وتخریج
مولانا محمد اعجاز مصطفی مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
بہ اہتمام
مولانا محمد کلیم اللہ نعمان حفظہ
امام مسجد الحبیب سپریم کورٹ آف پاکستان کراچی
مکتبہ ختم نبوت کراچی